28
34
35
36
37
38

هفت روزہ

خُدّامُ الدّین لاہور

بنیاد
شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی
شیرانوالہ دروازہ لاہور

۱۰ جمادی الاُخریٰ ۱۴۰۳ھ

۲۵ فروری تا ۲۵ مارچ ۱۹۸۳ء

یکے از مطبوعات انجمن خدام الدین لاہور

ہدیہ
دو روپے

احادیث الرسول صلی اللہ علیہ وسلم

ترجمہ — حضرت لاہوری قدس سرہٗ

عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رضؓ قَالَ جَاءَ حِبْرٌ مِّنَ الْیَھُوْدِ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ یَا مُحَمَّدُ اِنَّ اللّٰہَ یُمْسِکُ السَّمٰوٰتِ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ عَلٰی اِصْبَعٍ وَّ الْاَرْضِیْنَ عَلٰی اِصْبَعٍ وَّالْجِبَالَ وَالشَّجَرَ عَلٰی اِصْبَعٍ وَّ الْمَآءَ وَالثَّرٰی عَلٰی اِصْبَعٍ وَّسَآئِرَ الْخَلْقِ عَلٰی اِصْبَعٍ ثُمَّ یَھُزُّھُنَّ فَیَقُوْلُ اَنَا الْمَلِکُ اَنَا اللّٰہُ فَضَحِکَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تَعَجُّبًا مِّمَّا قَالَ الْحِبْرُ تَصْدِیْقًا لَّہٗ ثُمَّ قَرَأَ وَمَا قَدَرُوا اللّٰہَ حَقَّ قَدْرِہٖ وَالْاَرْضُ جَمِیْعًا قَبْضَتُہٗ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ وَالسَّمٰوٰتُ مَطْوِیّٰتٌ بِیَمِیْنِہٖ سُبْحَانَہٗ وَتَعَالٰی عَمَّا یُشْرِکُوْنَ۔ (متفق علیہ)

عبداللہ بن مسعود رضؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا۔ یہود کا ایک عالم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاں آیا اور کہا۔ یا محمدؐ! (صلی اللہ علیہ وسلم) بے شک اللہ تعالٰے قیامت کے دن آسمانوں کو ایک انگلی پر نگاہ رکھے گا۔ اور تمام زمینوں کو ایک انگلی پر اور پہاڑوں اور درختوں کو ایک انگلی پر اور پانی اور خاک نمناک کو ایک انگلی پر اور بقیہ تمام مخلوقات کو ایک انگلی پر پھر ان انگلیوں کو ہلا دے گا اور کہے گا مَیں بادشاہ ہوں، مَیں اللہ ہوں۔ اس یہودی کے عالم نے جو کچھ کہا اس پر تعجب کرکے آپؐ ہنسے اور یہ ہنسنا اس عالم کی تصدیق کے خیال سے تھا۔ پھر آپؐ نے یہ آیت پڑھی اور ان لوگوں نے اللہ تعالٰے کی جیسی قدر کرنی چاہئے تھی نہیں کی اور ساری زمین قیامت کے دن اس کی مٹھی میں ہوگی اور سب آسمان اس کے دائیں ہاتھ میں لپٹے ہوئے ہوں گے۔ اللہ تعالٰے پاک اور بلند ہے اس چیز سے جسے اس کا شریک بناتے ہیں۔

عَنْ عَائِشَۃَ رضؓ قَالَتْ سَأَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنْ قَوْلِہٖ یَوْمَ تُبَدَّلُ الْاَرْضُ غَیْرَ الْاَرْضِ وَالسَّمٰوٰتُ فَاَیْنَ یَکُوْنُ النَّاسُ یَوْمَئِذٍ قَالَ عَلَی الصِّرَاطِ۔ رواہ مسلم۔

عائشہ رضی اللہ تعالٰی عنہا سے روایت ہے کہتی ہیں مَیں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالٰے علیہ وسلم سے اس آیت کا مطلب دریافت کیا جس دن اس زمین کے سوا اور زمین اور اس آسمان کے سوا اور آسمان بدل دئے جائیں گے۔ تو آدمی اس دن کہاں ہوں گے۔ آپؐ نے فرمایا۔ لوگ پُل صراط پر ہوں گے۔

شرک

شرک ایک ظاہر کا ہوتا ہے اور ایک باطن کا۔ ظاہر کا شرک تو بتوں کی پرستش کرنا ہے اور باطن کا شرک مخلوق پر بھروسا کرنا اور ان سے نفع و ضرر کا سمجھنا ہے۔

(نصائح غوث الاعظمؒ)

جلد ۲۸
شمارہ ۳۴، ۳۵، ۳۶، ۳۷ اور ۳۸
۲۵ر مارچ ۱۹۸۳ء
۱۰ر جمادی الآخر ۱۴۰۳ھ

ہفت روزہ
خدام الدین
لاہور
پاکستان

رئیس الادارہ
شیخ التفسیر حضرۃ مولانا عبید اللہ انور مدظلہ
مجلس ادارت
مولانا محمد اجمل قادری
محمد سعید الرحمٰن علوی
ظہیر میر۔ ایم اے ایل ایل بی



دفاتر
کراچی: انجمن خدام الدین بلڈنگ، ۱۰۴ جوبلی، ناظم آباد، کراچی ۲۱۱۴۲۰
لاہور: خدام الدین مرکز، اندرون شیرانوالہ دروازہ، فون ۶۲۹۱۴

بدل اشتراک
سالانہ ۔۔۔۔۔۔ ۸۰ روپے
ششماہی ۔۔۔۔۔۔ ۴۵ روپے
سہ ماہی ۔۔۔۔۔۔ ۲۵ روپے
فی پرچہ دو روپے

ناشر۔ مولانا عبید اللہ انور۔ طابع ۔۔۔
مطبع ۔۔۔ پرنٹرز ۔۔۔



ہم اتحادِ امّت کی ہر کوشش کا خیر مقدم کرتے ہیں

ندائے اتحاد ہمارے اکابر کی ہی بازگشت ہے

امّت مُسلمہ جس دَور سے گذر رہی ہے ایسے آڑے وقت میں ہر آدمی جس میں ایک رتی بھی عقل ہے افتراق کو خیر باد کہنا چاہتا ہے۔ تمام ملک کے کوچہ و بازار سے فرقہ واریت کے ساتھ ساتھ اتحاد کا غلغلہ بھی بلند ہو رہا ہے۔ ایسے وقت میں جمعیۃ علماء اسلام کی مرکزی عاملہ نے اتحاد کی ہر کوشش کا خیر مقدم کرکے اصل میں اپنے مؤسس حضرت لاہوریؒ کے مؤقف کو دہرایا ہے۔

حضرت امام لاہوری قدس سرہٗ مجددِ وقت اور بلند رتبے کے حامل تھے لیکن اس کے باوجود انجمن خدام الدین کو اپنے ترجمہ قرآن کی اشاعت کی اُس وقت تک اجازت نہیں دی جب تک کہ بریلوی، اہل حدیث، شیعہ اور دیوبندی علماء کرام سے تصدیقات حاصل نہیں کرلیں۔ ہمیں خوشی ہے کہ کچھ لوگ جن کا فعل ابھی تک اُن کے قول کی گواہی نہیں دیتا ان کو بھی شوقِ اتحاد چرایا ہے۔ اللہ کرے تمام امت فی الواقعہ متحد ہو کر دنیا کی قوموں کی امامت کے ربّانی فریضے کو سرانجام دے سکے۔

ع "ہم تو مائل بہ کرم ہیں کوئی سائل ہی نہیں"

بنگلہ دیش میں بدامنی اور تشدّد

بنگلہ دیش اپنے روزِ اوّل سے آج تک استحکام حاصل نہیں کر سکا۔ ایک کے بعد دوسری اور دوسری کے بعد تیسری حکومت اس بات کا ثبوت ہے کہ کچھ عناصر یہ چاہتے ہیں کہ غیر مستحکم بنگلہ دیش بالآخر اپنا وجود اور اقتدار اعلیٰ گنوا بیٹھے۔ اگرچہ حقیقت میں تو تیسری

دنیا کا کوئی بھی ملک اپنے اقتدارِ اعلیٰ کا خود مالک نہیں ــ پھر بھی ظاہری طور پر بڑی طاقتوں کو کچھ نہ کچھ بھرم رکھنا پڑتا ہے۔ بھارت جس نے پاکستان کو دو ٹکڑے کر دیا آج کل اندرونی طور پر شکست و ریخت کے عمل سے دوچار ہے۔ لیکن بعض ناعاقبت اندیش دماغ ایسے ہوتے ہیں کہ اپنی نبیڑنے کی بجائے پرایوں کی زیادہ فکر کیا کرتے ہیں۔ مسلمانوں کا اصلی جرم ضعیفی ہے جب تک مسلمان ہر اعتبار سے توانا نہیں ہو جاتا یونہی زمانے کی ٹھوکریں اس کا مقدر رہیں گی۔ اللہ تعالٰے ہمارے حکمرانوں کو احساس حقیقت نصیب فرماتے آمین!

احقر محمد اجمل قادری عفی عنہ

۱۹ فروری ۸۳ء

امریکی خلائی مسافر کا قبول اسلام

ملائشیا کے اخبار "سٹار" کے مطابق ۱۹۶۹ء کا امریکی خلائی مسافر "رانگ" مسلمان ہو گیا ہے ـــــ اس عظیم نومسلم نے قبول اسلام کی وجہ یہ بتائی ہے کہ جب وہ چاند پر پہنچا تو اس کے کان میں سب سے پہلے جو آواز آئی وہ اذان کی آواز تھی۔ جسے اس وقت اس نے اپنی سماعت کا خلل تصور کیا لیکن اس سفر سے واپسی پر جب دنیا کے مختلف ممالک میں لکچر دینے کے لئے اسے جانے کا اتفاق ہوا تو قاہرہ (مصر) میں قیام کے دوران پھر اس کے کان میں انہی کلمات کی آواز آئی جو اس نے چاند پر پہنچنے کے بعد سنی تھی۔ جب اس نے اس آواز اور ان کلمات کے متعلق معلومات حاصل کیں تو اسے بتلایا گیا کہ اللہ تعالٰے کے حضور اجتماعی عبادت (نماز) کی ادائیگی کے لئے مسلمانوں کو اس طرح اکٹھا کرنا مقصود ہوتا ہے۔ اس پر اس شخص کے دل میں اسلام کے متعلق معلومات کا تجسس پیدا ہوا اور بالآخر اس نے اسلام قبول کر لیا ـــــ بظاہر ایک شخص کے قبول اسلام کی یہ داستان ہے لیکن ہمارے لئے اس میں چند در چند سبق موجود ہیں۔ ہمیں یاد ہے کہ جس وقت چاند پر اترنے کی خبریں آئیں تو مسلمانوں کے ایک طبقہ نے انہیں اس لئے لغو اور بےہودہ قرار دیا کہ ان کے خیال میں ایسا ممکن نہیں۔ علماء کرام نے ایسے لوگوں کو سمجھایا کہ یہ کوئی مستبعد بات نہیں اور قرآن و حدیث سے اس سلسلہ میں اشارات مہیا ہو سکتے ہیں۔ بعض مسلمانوں نے پھر اس پر سوچنا شروع کر دیا۔ کہ کافر اتنا بڑا کام کر سکتے ہیں لیکن مسلمانوں کا کیا حال ہے؟ اس کا جواب بالکل واضح تھا کہ یہ دنیا دارالعمل ہے جو جس مقصد کے لئے جتنی محنت کرے گا وہ ضرور نتائج سامنے دیکھے گا، آج جو سائنس مسلمان قوم کے ایک طبقہ کے لئے عجوبہ ہے اس سے متعلق مسلم اہل علم اور سائنس دانوں نے بھی بڑی کامیابیاں حاصل کی تھیں۔ آج کا مسلمان چنگ و رباب کا رسیا ہو کر اپنی عملی قوت کھو بیٹھا ہے تو اس میں اسلام یا اسلاف کا کوئی قصور نہیں۔ اُس وقت بعض ایسے لوگوں نے جو محض اتفاق سے مسند علم کے وارث ہیں یہ فتویٰ دیا تھا کہ ایسا اعتقاد رکھنا کہ کوئی چاند تک پہنچ گیا، سراسر کفر و بے دینی ہے، ایسے "معذور لوگوں" سے ہمارا نہ کل تعلق تھا نہ آج ہے، اس طبقہ و قبیل کے لوگوں کا بس ایک ہی کام ہے کہ "کفر" کی بات جھٹ سے کہہ دو اور بس ـــــ حالانکہ جیسے ہم نے پہلے عرض کیا اس میں کیا مشکل تھی اور اب کیا مشکل ہے ـــ تاہم ہمیں اس پر ضرور تعجب ہوا تھا، کہ بعض امریکی خلانوردوں کے بقول وہاں سیاہ مٹی تھی اور بس ـــــ چاند جو ساری دنیا کو بقعۂ نور بنائے ہوئے ہے اس کے متعلق یہ بات کہنا حماقت کے سوا کچھ نہیں۔ مسٹر رانگ جنہوں نے وہاں اور پھر قاہرہ میں اذان کی آواز سن کر اسلام کا

مطالعہ کیا اور بالآخر مسلمان ہو گئے۔ ان کے قبول اسلام کی طرف ہمیں بھرپور توجہ دینے کی ضرورت ہے ـــــ تیری آواز مکے اور مدینے ـــ ایک عام مصرعہ ہے۔ لیکن اس پر غور کریں، تو اندازہ ہوگا کہ شاعر نے کتنا عظیم تخیل پیش کیا ہے ـــــ اللہ تعالیٰ کا نام پاک، اس کے آخری نبی کی وساطت سے آنے والا دین اور اسلامی روایات ایسی نہیں جو کسی خاص خطّہ یا جگہ تک محدود ہوں، آپ کہیں چلے جائیں اس نام پاک کی گونج سنائی دے گی اور ضرور ـــــ چاند اور اس کے اوپر تک کوئی چلا جائے ذات باری کی تمجید و تقدیس کا غلغلہ ہر جگہ بلند نظر آئے گا اور کوئی اس زمین سے نیچے کہیں چلا جائے وہاں بھی حمد باری کا زمزمہ شیریں سنائی دے گا ـــــ کائنات کا ذرہ ذرہ اور چپہ چپہ مصروف ثنا ہے اور اس کی یاد ہی دنیا کا اصل سرمایہ ہے۔ نماز اہم العبادات ہے اور اذان اس کی کلید و مفتاح۔ چاند پہ پہنچ کر اس آواز کا کانوں میں پڑنا باعث تعجب نہیں کہ جب نماز کے لئے اجتماع کرنے کی تجویز ہوئی اور سوچا گیا کہ لوگ کیسے بلائے جائیں تو اس وقت ملاء اعلیٰ کی مخلوق (فرشتہ) نے ہی مراد رسالت حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالٰے عنہ کے دل میں یہ کلمات مبارکہ القا کئے تھے اور پھر اسی بنیاد پر اذان ہمارا شعار بن کر شعائرِ اسلام میں شامل ہو گئی ـــــ کیا عجب نورانی مخلوق نے اسی طرح اس خلانورد کی سماعت کو متاثر کیا ہو اور پھر زمین پر ہو بہو وہ یہی کلمات سن کر محمد عربی علیہ السلام کا خادم بن گیا ہو ـــــ یہ معجزہ ہے حضور ختمی مرتبت علیہ السلام کی نبوت و رسالت کا اور اعلان ہے اس بات کا کہ سچا اور آخری دین وہی ہے جو اللہ تعالٰے نے اپنی مخلوق کی ہدایت کے لئے اپنے آخری اور لاڈلے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ و اصحابہ وسلم کی توسط سے بھیجا۔ اے کاش! امت نماز کا اہتمام کرے اور دین اسلام کو حقیقی معنوں میں اپنا لے کہ اس کا حسنِ عمل آج بھی دنیا کو اس کی طرف متوجہ کر سکتا ہے۔

خواتین کا جلوس

لاہور میں خواتین نے جلوس نکالا کیوں؟ وہ اپنا "حق" مانگنے نکل رہی تھیں اور مردوں کے شانہ بشانہ چلنے کی انہیں خواہش تھی۔ اس میں وہ آبرو باختہ عورتیں شامل تھیں جو انگلیوں پر گنی جا سکتی ہیں لیکن بزعمِ خویش اپنے آپ کو حوّا کی بیٹیوں کا نمائندہ کہتی ہیں۔ اپوا جیسی تنظیموں میں شریک عورتوں کے ساتھ ساتھ تحریک استقلال کے اکثر لیڈروں کی بیویاں، بعض وکلاء کی مستورات، مسلم لیگ اور مجلس شوریٰ (؟) کے بعض ذمہ داروں کی خواتین بھی اس میں شامل تھیں۔ لاہور کے ڈی سی نے ایک افسر کو انکوائری پر مامور کیا۔ تاکہ معلوم کیا جا سکے کہ ان پر لاٹھی چارج وغیرہ کیوں ہوا ــ؟ ذمہ دار کون ہے؟ اور پھر شوریٰ کے اجلاس میں تحریک التوا پر مسٹر محمود ہارون (وزیر داخلہ) نے لاہور کے واقعہ کے ذمہ دار افسروں کے خلاف بعد از تحقیق سخت کارروائی کا اعلان ـــــ صنف نازک کا احترام ہمارے دل میں بہت ہے لیکن چند شرم و حیا سے عاری خواتین کو ہم امّت کی عفت مآب مستورات کا نمائندہ نہیں سمجھتے اور انہیں یہ حق دینے کو قطعاً تیار نہیں کہ وہ اسلامی روایات کا مذاق اڑانے یوں اٹھ کھڑی ہوں، رہ گئے وہ مرد جو ان کی حمایت میں بڑھ چڑھ کر بول رہے ہیں ان کا معاملہ بقول اکبر مرحوم یہ ہے۔ ع

"کہ عقل پہ "مردوں" کی پڑ گیا"

اسلام کے قانون شہادت میں دو عورتیں ایک مرد کے برابر ہیں۔ یہ قرآن کا واضح اعلان ہے۔ مستحکم حکم ہے اور سنتِ رسولؐ سے یہی

(باقی ۹ پر)

مجلسِ ذکر

ضبط و ترتیب : ادارہ

ایمان اور تقویٰ ولایت کیلئے شرط ہیں

پیرِ طریقت حضرت مولانا عبید اللہ انور دامت برکاتہم

بعد از حمد و صلاۃ :-

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم : بسم اللہ الرحمن الرحیم :—

اَلَا اِنَّ اَوْلِیَاءَ اللّٰہِ لَا خَوْفٌ عَلَیْھِمْ وَلَا ھُمْ یَحْزَنُوْنَ ۵ (صدق اللہ العلی العظیم)

بزرگانِ محترم، برادرانِ عزیز!

طریقت کے چار معروف سلسلوں میں سے ایک سلسلہ چشتیہ ہے جس کے ایک عظیم المرتبت شیخ حضرت بابا فرید الدین گنج شکر رحمہ اللہ تعالیٰ ہیں جن کا مزار پاک پتن میں ہے۔ حضرت اقدسؒ نے ایک بات ارشاد فرمائی تھی جس کا مقصد بالکل واضح تھا کہ جو لوگ شریعت اسلامیہ کی پابندی کریں گے اللہ تعالیٰ اپنے کرم سے انہیں جنت میں داخل فرما دیں گے۔ یاروں نے اس سے بہشتی دروازہ کا تخیل فراہم کرکے ہر محرم میں جو ڈھونگ رچانا شروع کیا۔ اس پر سوائے لاحول کے اور کچھ نہیں پڑھا جا سکتا۔ ستم یہ ہے کہ جب تک شخصی مجاور تھے، یہ دروازہ ایک دن کھلتا اوقات نے ترقی کرکے ۵/۲ دن کھولنا شروع کر دیا۔ وہاں جو دھینگا مشتی، مرد و زن کا اختلاط اور بے راہروی ہوتی ہے اس پر حضرت مرحوم کی روح کو یقیناً اذیت ہوتی ہوگی اور اس کا سبب وہ لوگ ہیں جو ان چیزوں کے ذمہ دار ہیں —— حضرت بابا صاحب جہاں عظیم شیخ طریقت تھے وہاں بہت بڑے عالم اور صاحب درس بزرگ تھے، ان کے چند در خلفاء میں حضرت خواجہ نظام الدین دہلوی قدس سرہٗ اور حضرت الشیخ صابر کلیری رحمہ اللہ تعالیٰ بہت معروف ہیں۔ حضرت خواجہ نظام الدین جنہیں سلطان الاولیاء کہا جاتا ہے ان کی تعلیمات کا بے نظیر مجموعہ "فواد الفواد" ہے۔ جو ان کے یارِ غار اور مخلص خادم حضرت امیر حسن سنجری رحمہ اللہ تعالیٰ نے مرتب کیا اس کو پڑھیں تو آنکھیں کھل جاتی ہیں کہ سلطان جی کے حوالہ سے سماع و غنا کی روایتیں گھڑنے والے کتنے بے توفیق اور محروم القسمت ہیں —— حضرت سلطان جی ایک صحیح شیخ طریقت اور ولی کامل تھے۔ ایمان و تقویٰ اور اتباع سنت ان کی معراج تھی اور یہی ان کی عظمت کا راز تھا۔

سلطان جی کے چند در چند واقعات میں سے ایک واقعہ سماعت فرمائیں۔ آپ اپنی مجلس خاص میں جہاں انتہائی قریبی لوگ موجود ہوتے امیر خسرو رحمہ اللہ تعالیٰ سے توحید باری اور حضرت رسالت مآب علیہ السلام کی تعریف میں اشعار سنتے اس کو یار لوگوں نے سماع و قوالی سمجھ لیا ہے۔ حالانکہ یہ سماع و قوالی نہیں۔ حضرت امام غزالی رحمہ اللہ تعالیٰ نے "احیاء العلوم" میں بڑی کڑی شرائط سماع کے متعلق لکھی ہیں۔ ان کے مطابق یہ حضرات کبھی کوئی چیز سن لیتے لیکن وہ ایسی چیز نہ ہوتی جو آج ہمارے معاشرہ میں عام ہے لیکن دہلی کے مفتی قاضی ضیاء الدین صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ

(باقی ۹ پر)

خطبہ جمعہ

ضبط و ترتیب : علوی

ایمان و اخلاق بگاڑنے والے اسباب

جانشینِ شیخ التفسیر حضرت مولانا عبید اللہ انور مدظلہ

بعد از خطبہ مسنونہ :-

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم : بسم اللہ الرحمن الرحیم :—

مَا اٰتٰکُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْہُ وَمَا نَھٰکُمْ عَنْہُ فَانْتَھُوْا۔

محترم حضرات و معزز خواتین!

سورۂ حشر کی ایک آیت کریمہ کا ایک ٹکڑا آپ کی خدمت میں پیش کیا ہے جس کا ترجمہ یہ ہے :-

"جو تم کو رسول دیں وہ لے لو اور جس سے منع کریں اس سے رُک جاؤ۔"

حضرات علماء کرام نے قرآنِ عزیز کی جن آیات کی روشنی میں رسول کریم علیہ السلام کی اطاعت کو واجب اور ضروری قرار دیا ہے۔ ان میں سے ایک آیت یہ بھی ہے یوں تو آپ دیکھیں کہ قرآن میں جا بجا اطیعوا اللہ و اطیعوا الرسول ارشاد فرمایا گیا ہے۔ یعنی اللہ تعالیٰ کی اطاعت کے ساتھ اسی صیغہ میں رسول کی اطاعت کو حکماً ذکر فرمایا گیا ہے یا قرآن میں کہا گیا ہے کہ "نبی کا مومنوں پر ان ان کی جان سے زیادہ حق ہے"۔ (الاحزاب) الاحزاب ہی میں ہے "جس نے اطاعت کی اللہ کی اور اللہ کے رسولؐ کی اس نے بڑی مراد پائی"۔ اور اس کے بالمقابل الاحزاب ہی میں ہے "اور جس نے نافرمانی کی اللہ کی اور اس کے رسول کی وہ بڑی کھُلی گمراہی میں جا پڑا"۔ النساء میں ہے "اور نہیں بھیجا ہم نے کوئی رسول مگر اس واسطے کہ اس کے حکم پر چلا جائے اللہ کے فرمان سے!" گویا نبی علیہ السلام واجب الاطاعت ہیں اور وہ جو فرماتے ہیں اس کا ماننا اور اس پر عمل کرنا اسلام و ایمان اور نجات آخرت کے لئے ضروری ہے —— حضرت شاہ عبدالقادر دہلوی رحمہ اللہ تعالیٰ نے سورۂ احزاب میں النبی اولیٰ بالمومنین من انفسہم (نبی زیادہ حقدار ہے مومنوں کا ان کی جانوں سے) کے متعلق دو جملے لکھے ہیں جن کی لذت کچھ وہی لوگ محسوس کر سکتے ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے نگاہ بصیرت عطا فرمائی ہے۔ ارشاد فرماتے ہیں :-

"نبی نائب ہے اللہ کا، اپنی جان مال میں اپنا تصرف نہیں چلتا جتنا نبی کا اپنی جان دھکتی آگ میں ڈالنی روا نہیں اور نبی حکم کرے تو فرض ہے"۔

حضرات علماء کرام نے قرآن کی روشنی میں نبی علیہ السلام کے معاملہ میں جو ارشادات لکھے ان کا خلاصہ یہ ہے :-

۱۔ رسول مطاع ہے اور اس کی اطاعت اہل ایمان پر فرض ہے۔

۲۔ رسول من جانب اللہ ہادی اور امام ہوتے ہیں۔

۳۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ و اصحابہ وسلم من جانب اللہ حاکم اور حَکم بھی قرار دئے گئے تھے اور ہر اختلاف و نزاع

میں آپؐ کو حکم بنانا اور آپ کا فیصلہ دل و جان سے ماننا تمام اہل ایمان کے لئے فرض بلکہ شرطِ ایمان ہے۔

۴- کسی شخص کی کامیابی اور فوز و فلاح کے لئے جس طرح اللہ کی اطاعت ضروری ہے اسی طرح رسولؐ کی اطاعت بھی ضروری ہے اور جس طرح اللہ کی نافرمانی گمراہی اور بدبختی ہے اسی طرح رسولؐ کی نافرمانی بھی موجب ضلالت و شقاوت ہے۔

۵- رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ و اصحابہ وسلم جو دیں اس کو قبول کرنا اور جس چیز سے روکیں اس سے رُک جانا واجب ہے۔

۶- ایک مومن پر اپنی جان کا جتنا حق ہے اس سے زیادہ اس کی جان پر نبیؐ کا حق ہے۔

۷- اللہ تعالیٰ کے ساتھ اس کے رسولؐ کو بھی راضی کرنا ضروری اور شرطِ ایمان ہے۔

۸- اللہ تعالیٰ کی طرح اس کے رسولؐ کو بھی دنیا کی ساری چیزوں سے زیادہ محبوب رکھنا ضروری ہے۔ جو لوگ ایسا نہ کریں وہ فاسقین اور اللہ تعالیٰ کی ہدایت سے محروم رہنے والے ہیں۔

۹- اللہ تعالیٰ کے رسولؐ جب کسی کام کی دعوت دیں اور پکاریں تو اس پر لبیک کہنا ہر مسلمان کا فرض ہے۔

۱۰- رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ و اصحابہ وسلم جب کسی کام کے لئے لوگوں کو بلائیں تو بلا اجازت اٹھ کر چلا جانا کسی مومن کے لئے جائز نہیں جو ایسا کریں گے ان کے لئے عذاب الیم کا اندیشہ ہے۔"

ان گذارشات کے بعد ان لوگوں کی بات کا کوئی وزن نہیں رہتا جو پیغمبر علیہ السلام کے ارشادات طیبات کو جھٹلاتے، ان کی تکذیب کرتے اور ماننے سے گریز کرتے ہیں۔ ایسے لوگ جو اپنے کو "اہل قرآن" کہتے ہیں ان کا قرآن سے قطعاً کوئی تعلق نہیں۔ اس لئے کہ قرآن اسی ذات رسالت علیہ السلام کے ذریعہ ملا۔ جس کو اللہ تعالیٰ نے قرآن کا شارح و ترجمان بنایا۔ اس کے بغیر قرآن سمجھنے کا دعویٰ عبث و بیکار ہے اور ایسے لوگ ہدایت یافتہ نہیں بلکہ گم کردہ راہ ہیں۔

ہمارے حضرت لاہوری قدس سرہٗ نے اپنی زندگی کا آخری جہاد انہی لوگوں کے خلاف کیا تھا۔ آپ نے دیال سنگھ لائبریری کی تقریب میں کہا تھا "جو حدیث کا منکر ہے وہ قرآن کا منکر ہے اور جو قرآن کا منکر ہے وہ خارج از اسلام ہے"۔

پیغمبر علیہ السلام کے ارشادات طیبات میں سے آج کی صحبت میں وہ چند چیزیں پیش ہیں جنہیں علماء نے ایمان میں خرابی ڈالنے والے اخلاق و اعمال" قرار دیا ہے۔

حضرت بہز بن حکیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ و اصحابہ وسلم نے فرمایا:۔

"غصہ ایمان کو ایسا خراب کر دیتا ہے جیسے کہ ایلوا شہد کو خراب کر دیتا ہے"۔

(شعب الایمان)

حضرت اوس بن شرجیل رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ و اصحابہ وسلم سے یوں سنا۔ آپؐ ارشاد فرماتے تھے۔

"جو شخص کسی ظالم کی مدد کے لئے اور اس کا ساتھ دینے کے لئے چلا، جب کہ اس کو اس بات کا علم بھی تھا کہ یہ شخص ظالم ہے تو وہ شخص اسلام سے نکل گیا"۔ (شعب الایمان)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ مومن لعن طعن کرنے والا

نہیں ہوتا اور نہ وہ فحش گو ہوتا ہے اور نہ بدکلام۔ (ترمذی)

حضرت صفوان بن سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ و اصحابہ وسلم سے عرض کیا گیا کہ کیا مسلمان بزدل ہو سکتا ہے؟ آپ نے فرمایا "ہاں" پھر عرض کیا گیا "کیا مسلمان بخیل ہو سکتا ہے؟" آپؐ نے فرمایا "ہاں" پھر عرض کیا گیا کہ کیا مسلمان کذاب ہو سکتا ہے؟ آپ نے فرمایا "نہیں" (یعنی ایمان جھوٹ کو برداشت نہیں کر سکتا) (رواہ مالکؒ)

اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ و اصحابہ وسلم نے ارشاد فرمایا (جس کا خلاصہ یہ ہے کہ) زانی، چور، شراب پینے والا، لٹیرا اور ڈاکو اور خائن و بددیانت جتنے لوگ ہیں یہ ان جرائم کے وقت نعمت و دولتِ ایمان سے محروم ہو جاتے ہیں —— اور آخر میں آپ نے دو مرتبہ فرمایا فایّاکم ایّاکم اے ایمان والو! ان حرکات سے بچو، ان حرکات سے بچو!

تو محترم عزیزان! غصہ، ظالم کی مدد، لعن طعن، فحش گوئی اور بدکلامی، جھوٹ، زنا، چوری، شراب خوری، ڈاکہ اور خیانت ایسی چیزیں ہیں جو انسان کے ایمان، اعمال کی رونق اور اخلاقی قوت سب کو برباد کر دیتی ہیں اور پھر ایسا انسان محض ایک حیوان و درندہ بن کر رہ جاتا ہے ——

اس لئے ضروری ہے کہ ہم اپنے آپ کو ان اعمال قبیحہ سے بچائیں اور سچے اور مخلص مسلمان بن کر زندگی گذاریں —— اللھم صل علیٰ محمدٍ وعلیٰ آلہ وصحبہ اجمعین —— وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین!

بقیہ : شذرہ

ثابت ہے۔ اس کے خلاف کسی قسم کی ہنگامہ آرائی پرلے درجہ کی بے حمیتی، بے راہروی اور بے دینی ہے۔

جن افسروں نے کوئی زیادتی کی ہے انہیں ضرور سزا دیں لیکن اُن کو بھی لگام دیں جو اس طرح جامہ حیا اتار کر سڑکوں پر نکل آئیں۔ ان مجرم ضمیر اور بے ننگ و نام خواتین کو شدید سزا دینا اسلام، غیرت اور شرافت کا تقاضا ہے اور حکومتِ وقت کے لئے ایک چیلنج ——؟

بقیہ : مجلس ذکر

اتنی سی بات کو بھی پسند نہ کرتے اور سلطان جی اور ان میں چشمک تھی بلکہ قاضی صاحب انہیں بدعتی کہتے۔ قاضی صاحب کی مرض وفات میں سلطان جی دیکھنے گئے تو قاضی صاحب نے ملنے سے انکار کر دیا اور فرمایا آخری وقت ہے بدعتی کی شکل دیکھنا مجھے گوارا نہیں — سلطان جی نے کہا۔ عرض کرو۔ کہ میں اپنی بدعت سے توبہ کر کے آیا ہوں۔ اس پر قاضی صاحب نے اپنی پگڑی بھجوائی کہ اسے راستہ میں بچھائیں اور سلطان جی اس پر چل کر آئیں۔ سلطان جی نے پگڑی سر پر رکھی اور تشریف لائے۔ قاضی صاحب نے اس پر سلطان جی کے سامنے یہ شعر پڑھا ؎

آنانکہ خاک را بہ نظر کیمیا کنند
آیا بود کہ گوشۂ چشمے بما کنند

یہ ان حضرات کی بے نفسی اور دین کے معاملہ میں خلوص کا معاملہ تھا۔ اس سے قاضی صاحب کی استقامت کے ساتھ ساتھ سلطان جی کی بے نفسی کا اندازہ ہوتا ہے اور یہی چیز ان کی عظمت کا باعث تھی۔ اللہ تعالیٰ ان حضرات پر اپنی بے پایاں رحمتیں نازل فرمائے۔ اور ہمیں ان کے نقشِ قدم پر چلائے۔ آمین!

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین!

حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کا تجدیدی کارنامہ

پروفیسر یوسف سلیم چشتی، لاہور

حاضر ہیں ہوا شیخ مجدد کی لحد پر
وہ خاک کہ ہے زیر فلک مطلع انوار
اس خاک کے ذرّوں سے ہیں شرمندہ ستارے
جس خاک میں پوشیدہ ہے وہ صاحب اسرار
گردن نہ جھکی جس کی جہانگیر کے آگے
جس کے نفسِ گرم سے ہے گرمیٔ احرار
وہ ہند میں سرمایۂ مِلّت کا نگہبان
اللہ نے

حضرت کے تجدیدی کارناموں کی اہمیت ..... کا اندازہ کرنے کے لئے اکبری اور جہانگیری دَور کا علم حاصل کرنا ضروری ہے۔

۱۔ ہمایوں کی وجہ سے ایرانی شیعہ حکومت میں دخیل ہوگئے۔

۲۔ شیعوں، ہندوؤں، شیخ مبارک اور اس کے بیٹوں ابو الفضل اور فیضی نے اکبر کو (جو جاہل مطلق تھا) دین اسلام سے بدظن کر دیا۔

۳۔ گوا کے عیسائی پادریوں کا مسلمان علماء دندان شکن جواب نہ دے سکے اور نہ اُن کے غیر معقول عقائد (تثلیث، تجسیم، کفارہ وغیرہ) کا ردّ کر سکے کیونکہ انہوں نے عیسائی مذہب یا بائبل کا سرسری مطالعہ نہیں کیا تھا۔ لہٰذا اکبر نے علماء کو دربار سے خارج کر کے پادریوں کو دربار میں اعزاز بخشا۔

۴۔ جین دھرم کے مبلغین نے اکبر کو ترک حیوانات کی تعلیم دی۔

۵۔ پارسیوں نے آتش پرستی سکھائی۔

سب نے مل کر اکبر کو دین الٰہی کا مؤسس اور گرو بنا دیا۔

۔ بھگتی کی تحریک نے اکبر کو یہ سمجھایا کہ سب مذاہب سچے ہیں۔ خدا ہر جگہ ہے۔ مسجد، مندر، گرجے اور آتشکدے میں۔

لہٰذا کسی خاص مذہب کی پیروی کی ضرورت نہیں ہے۔ بس خدا پرستی اور نیک عملی کافی ہے: جات پات پوچھے نا کوئے الخ

۲۔ دین الٰہی نے اسلام کی بیخ کنی کر دی۔ سورج اور آگ اور سؤر کو پاک قرار دیا گیا۔ لحم بقر کی فروخت ممنوع شد۔

۲۔ اسلامی شعائر کی توہین، اسلامی ناموں کی تحقیر۔

۳۔ عید الاضحیٰ پر گائے کی قربانی ممنوع۔

سلام کی جگہ اللہ اکبر، جلّ جلالہٗ

داڑھی منڈانا فرض، ترکِ لحمِ حیوانات مستحسن۔

انہیں بازپرس کا کوئی خطرہ نہیں تھا۔

۵۔ اکبر کی بے دینی کی وجہ سے دنیائے اسلام کے اکثر ملاحدہ اور زنادقہ ہندوستاں میں پناہ گزیں ہوگئے تھے۔

۶۔ اکبر کے بعد جہانگیر تخت نشین ہوُا۔ وہ شراب کا رسیا اور اپنی شیعہ بیوی نورجہاں کا غلام تھا۔ نورجہاں کا بھائی ابو الحسن آصف خاں وزیر اعظم تھا۔

۷۔ حضرتؒ کے رسالے "ردّ روافض" اور تبلیغی مساعی نے نورجہاں کو برافروختہ کر دیا۔ اس نے ضمیر فروش علماء کو اپنا ہمنوا بنایا اور جہانگیر کو بھڑکایا کہ شیخ احمد سرہندی، حکومت کا دشمن ہے اور بغاوت کی تیاری کر رہا ہے (اس نے کئی ہزار مسلح سرحدی افغان اپنی خانقاہ میں جمع کر لئے ہیں) آپ اس کو طلب کریں اگر وہ آپ کو سجدۂ تعظیمی کریں تو میں جھوٹی۔ چنانچہ آپؒ کو طلب کیا گیا۔

چونکہ آپ نے سجدہ نہیں کیا اس لئے جہانگیر نے آپ کو گوالیار میں محبوس کر دیا۔

"مطلع شدم کہ شیخ احمد نامی ایک شیاد نے سرہند میں فریب کا بازار گرم کر رکھا ہے میں نے اُسے طلب کیا اس نے سجدۂ تعظیمی سے انکار کیا اور علماء کے اعتراض کا جواب تسلی بخش نہ دے سکا (اعتراض یہ تھا کہ ایک دفعہ میرا روحانی عروج، حضرت صدیق اکبرؓ کے روحانی مقام سے بھی چند لمحات کے لئے بڑھ گیا تھا، بعد ازیں میں پھر اپنے اصلی مقام پر واپس آگیا)

اس لئے میں نے اس کے عقائد و خیالات کی اصلاح کے لئے قلعہ گوالیار میں محبوس کئے جانے کا حکم دیا۔"

نوٹ:۔ نورجہاں ملعونہ کا مزار، واقع لاہور، مرقعٔ عبرت ہے "نے چراغے نے گلّے"

گذشتہ دنوں خبر پڑھی تھی کہ تہہ خانے میں جو آہنی صندوق تھا، جس میں اس کا جسدِ خاکی محفوظ تھا، وہ کسی نے چرا لیا۔ چور نے یہ سمجھا کہ شاید اس میں کچھ دولت ہو!

جبکہ حضرت کا مزار "مطلع انوار" ہے۔ جہانگیر کے مزار پر مہینوں کوئی شخص نہیں جاتا۔

۸۔ بعض کے نزدیک ان کا اصل تجدیدی کارنامہ یہ تھا کہ انہوں نے ہند کو اسلام کے لئے دوبارہ بازیاب کیا۔

ب۔ دوسرے گروہ کے نزدیک یہ ہے کہ انہوں نے طریقت پر شریعت کی فوقیت کو ایسے مبصرانہ انداز اور ایسی وضاحت کے ساتھ بیان کیا جو اس سے پہلے کسی نے نہیں کیا تھا۔ انہوں نے طریقت کو شریعت کا خادم بنا دیا (جاہل صوفیہ نے معاملہ برعکس کر دیا تھا)

ج۔ تیسرا گروہ کہتا ہے کہ ان کا اصل تجدیدی کارنامہ یہ تھا کہ انہوں نے وحدت الوجود کے عقیدے پر کاری ضرب لگائی اور اس کے بڑھتے ہوئے سیلاب کو روک دیا۔

لیکن درحقیقت ان کا اصل کارنامہ، نبوت محمدیؐ اور اس کی ابدیت اور ضرورت پر اُمت میں اعتقاد و اعتماد بحال کرنے اور اُسے مستحکم کرنے کا وہ تجدیدی اور انقلابی کارنامہ ہے جو اُن سے پہلے اس تفصیل و وضاحت اور قوت و شوکت کے ساتھ کسی مجدد نے انجام نہیں دیا، باستثناءِ امام ابن تیمیہؒ۔

حضرت مجددؒ کے اس تجدیدی اقدام سے اُن تمام فتنوں کا سدِّ باب ہوگیا جو اُس وقت اسلام کے شجرۂ طیبہ اور اس کے پورے فکری و اعتقادی و اخلاقی و روحانی نظام کو ختم کرنے کے درپے تھے۔

وہ ہند میں سرمایۂ ملت کا نگہبان

۱۔ حضرتؒ کا پہلا کارنامہ: شریعت اور طریقت، عین یکدگر ہیں۔ جاہل صوفیہ نے ان میں تفریق کر دی تھی۔ چنانچہ آج بھی وارثی سلسلے کے صوفی نماز اور دیگر ارکان شرع سے بیگانہ ہیں۔

۲۔ آپ نے فرمایا "شریعت کے تین جزء ہیں علم، عمل اور اخلاص۔

۳۔ تصوف کا مقصد اظہار کشف و کرامات نہیں بلکہ (۱) عقائد میں رسوخ اور (۲) اتباع شرع میں آسانی۔

۴۔ فرمایا "شریعت، ہر تصوف کی کسوٹی ہے۔" مقصودِ حیات، استرضاءِ باری تعالیٰ ہے جو اتباعِ شریعت پر موقوف ہے نہ کہ کشف و کرامات پر۔

۵۔ احکام شرع موتی ہیں، وجد و حال خزف ریزے ہیں۔

۶۔ آپؒ نے صحیح اسلامی تصوف کو شریعت کے لئے باعثِ تقویت بنا کر سب سے بڑا انقلابی کارنامہ انجام دیا جس کی شرح کے لئے صفحات درکار ہیں۔

۷۔ چونکہ ہندوستان کے جاہل صوفیوں نے وحدۃ الوجود کی غلط تعبیر سے، اسے عوام کے لئے چشمۂ ضلالت بنا دیا تھا اس لئے آپؒ نے اس کے مقابلے میں وحدۃ الشہود کا نظریہ پیش کیا جس کی رو سے یہ کائنات، عینِ ذات نہیں بلکہ ظلِّ ذات ہے۔

۸۔ نبوت ولایت سے بہرحال افضل ہے۔ کوئی ولی کسی نبی سے افضل نہیں ہو سکتا۔ بلکہ صحابہؓ سے بھی افضل نہیں ہو سکتا۔

۹۔ آپؒ نے شیعیت کے ردّ میں رسالہ ردّ روافض تحریر فرمایا۔

۱۰۔ آپؒ نے اپنے مکتوبات میں، اکثر روحانی حقائق و معارف ہی سے پردہ نہیں اُٹھایا بلکہ انہیں علمی اور تحقیقی رنگ میں بھی پیش کیا ہے یہ اسرار و رموز اسقدر وقیع ہیں کہ موجودہ زمانے کے ماہرین علم النفس بھی (سائیکالوجی) آپؒ کے پیش کردہ روحانی انکشافات سے مستفید ہو سکتے ہیں۔

کیونکہ موجودہ نفسیات آپؒ کے علوم رُوحانی کے بحرِ ذخار کے مقابلے میں ایک تنگ نائے نظر آتی ہے۔ مثلاً جدید سائیکالوجی، انسانی ذہن کو صرف تین حصّوں میں تقسیم کرتی ہے۔ شعور، تحت الشعور اور لاشعور لیکن حضرت مجددؒ نے انسانی ذہن کو چھ لطیفوں یا حِصّوں میں تقسیم کیا ہے۔ نفس، قلب، روح، سِرّ،

خفی اور اخفی۔ اور ہر لطیفے کے اثرات سے بحث کی ہے۔

اقبال نے خطبات کے ساتویں خطبے میں صـ۱۸۲ پر لکھا ہے کہ:

"MODREN PSYCHOLOGY HAS NOT YET TOUCHED EVEN THE OUTER FRINGE OF RELIGIOUS LIFE"

تفصیل کے لئے دیکھو: مکتوب 257 دفتر اوّل۔

(احوال ومواجید شیخ ادریس ساماٹوی بواسطۂ عبدالمؤمن)

اس مکتوب میں حضرت نے لطائف ستہ کا بیان کیا ہے جن تک ہنوز جدید ماہرین علم النفس کی رسائی بھی نہیں ہوسکی ہے۔ ان کا علم تو خارج از بحث ہے۔

اُن کے اس تجدیدی اقدام سے حسب ذیل فتنوں کا خاتمہ شد۔

۱۔ ایران کی نقطوی تحریک جس کا خلاصہ: نبوتِ محمدی کا دورِ ہزار سالہ ختم شد۔ آئندہ انسان کا مذہب: عقل، فلسفہ۔

۲۔ اکبر کا دین اکبری یا دین الٰہی۔

۳۔ دینی بدعات، جاری کردہ شیعانِ ایران جو یو۔پی میں ہنوز باقی ہیں، بیبی کی صحنک، جعفر کے کونڈے، حسینؓ کے فقیر۔

۴۔ وحدت الوجود کی غلط تعبیر یعنی میں بھی خدا تو بھی خدا، سجدہ کس کو ہو؟

؎ کریں ہم کس کو سجدہ اور رنگائیں کس کے چندن ہم
صنم ہم، دیر ہم، بُت خانہ ہم، بُت ہم، برہمن ہم

۵۔ پیروان عبداللہ ابن سبا یا فرقہ امامیہ جو امامت کی ایسی تعریف کرتا ہے جو اسے نبی کا ہمعصر بنا دیتی ہے (وصی اور نبی میں صرف اتنا فرق ہے کہ وصی پر وحی نہیں آتی، ورنہ امام یا وصی: نبی اور غلاۃ کا تو یہ عقیدہ ہے کہ "علی دراصل خدا بود" اور "مقصود از نبوتِ محمد، اعلان امامتِ علی بود"۔

۶۔ مجدد صاحب نے عقل اور کشف دونوں کو ذات وصفات الٰہی کی صحیح معرفت اور قطعی الثبوت حقائق کے ادراک سے عاجز ثابت کیا اور واضح کیا کہ اللہ کی صحیح معرفت صرف بذریعہ انبیاء حاصل ہوسکتی ہے۔

ایک عظیم حادثہ

جالندھر کی شیخ فیملی کے معروف بزرگ محترم ماسٹر محمد موسیٰ صاحب گذشتہ دنوں انتقال کر گئے انا للہ و انا الیہ راجعون۔

راولپنڈی میں آج کل شیخ صاحب مقیم تھے۔ یہیں جنازہ ہوا جو بلاشبہ مثالی تھا۔ مرحوم مجلس احرار اسلام کے مخلص وبے لوث کارکن تھے۔ حضرت امیر شریعت، قاضی صاحب مولانا جالندھری اور مولانا ہزاروی قدس سرہم سے گہرا تعلق تھا۔ حضرت الامام لاہوری قدس سرہٗ سے بیعت کا تعلق تھا۔ پچھلا دور جمعیۃ علماء اسلام کے ساتھ گذرا۔ راولپنڈی کے امیر رہے۔ ان کے خالو شیخ محمد اسمٰعیل مدینہ منورہ میں مقیم ہیں اور اکثر علماء وصلحاء کے وہاں میزبان ہوتے ہیں۔ راولپنڈی میں ماسٹر صاحب کا انتقال اہلِ حق کے لئے ایک عظیم سانحہ ہے۔

اللہ تعالیٰ انہیں اپنے جوارِ رحمت میں جگہ دے، جماعت کو ان کا نعم البدل عطا فرمائے۔ اور پسماندگان کو صبر جمیل سے نوازے۔

(ادارہ)

مجدد صاحبؒ کی عظمت اور قوتِ روحانی کا آرنلڈ نے بھی اعتراف کیا ہے دیکھو PREACHING OF ISLAM شیخ احمدؒ نے گوالیار کے قلعے میں بہت سے محبوس افراد کی زندگی میں روحانی انقلاب برپا کر دیا اور بہت سے غیر مسلم قیدی آپ کی توجہ سے مسلمان ہوگئے۔

آخر الامر جہانگیر مئے نوش بھی آپ کی جلالتِ شان کا معترف ہوگیا۔ تفصیل کے لئے دیکھو تزک جہانگیری۔ حکیم رہائی شیخ احمد سرہندیؒ۔

عالمگیر نے دین الٰہی کو ہمیشہ کے لئے ختم کر دیا۔ جس کا ذکر بڑے افسوس کے ساتھ شیعہ مورخ غلام حسین طباطبائی صاحب

ڈاکٹر مغل کی مرتبہ تفسیر مولانا سندھیؒ پر مولانا سعید احمد اکبر آبادی کا پیش لفظ

مولانا سندھیؒ کے علوم وافکار کے قدر شناس اور سلسلہ ولی اللٰہی کے ایک عظیم سکالر مولانا سعید احمد اکبر آبادی نے ڈاکٹر منیر احمد مغل کی مرتبہ تفسیر مولانا سندھیؒ پر جو پیش لفظ لکھا وہ پیش خدمت ہے — مولانا کا گرامی نامہ بھی ساتھ شامل ہے۔

(ادارہ)

مخدوم ومحترم! السلام علیکم ورحمۃ اللہ،

آپ ۱۵ر دسمبر کو اچانک اس طرح یہاں سے روانہ ہوگئے کہ آپ سے نہ الوداعی ملاقات ہوسکی اور نہ میں آپ کو اپنا پیش لفظ دے سکا بہت افسوس ہوا۔ بہر حال اب ہمراہ پیش لفظ آپ کے پاس بھیج رہا ہوں۔ آپ ازراہ کرم اس کو توجہ سے پڑھ لیں اور جہاں کہیں اصلاح کی ضرورت ہو ضرور کر دیں، شکر گزار ہوں گا۔

ازراہِ کرم مندرجہ ذیل پتہ پر اس مضمون کی رسید سے ضرور مطلع فرما دیجئے تاکہ اطمینان ہوجائے۔

والسلام مع الاکرام

سعید احمد اکبر آبادی

حضرت مولانا عبید اللہ سندھیؒ عصرِ حاضر کی ایک نہایت اہم اسلامی شخصیت تھے، قدرت نے ان میں بیک وقت ایسے اوصاف وکمالات گوناگوں جمع کر دئے تھے جو فی زمانہ کسی ایک ذات میں مجتمع نظر نہیں آئیں گے، ایک طرف وہ عظیم المرتبت مجاہد آزادی و استخلاص وطن تھے جس کے باعث انہوں نے اپنے استاد اور مرشد حضرت شیخ الہند مولانا محمود حسنؒ کے زیر ہدایت اپنی عمر کے کم وبیش تیس برس جلاوطنی میں شدید مصائب وآلام کے عالم میں بسر کئے۔ اور دوسری جانب مولانا بلند پایہ اور دقیق النظر عالم دین تھے، اور خصوصاً حضرت شاہ ولی اللہ الدہلوی کے فکر وفلسفہ کے بڑے رمز شناس اور رازدان تھے، مولانا نے حضرت شاہ صاحب کی ایک ایک تحریر کو بار بار بڑے غور وفکر سے پڑھا تھا اور حضرت شاہ صاحب کا فکر جس عظیم فلسفۂ انقلاب کا حامل تھا مولانا نے اس کی روح کو اپنے فکر میں جذب کر کے اسلام اور مسلمانوں کی ہمہ جہتی نشاۃ ثانیہ کے لئے ایک واضح اور مکمل دستور العمل کا خاکہ تیار کیا تھا۔

مولانا کی طویل جلاوطنی کا زمانہ وہ تھا جبکہ جنگ عظیم اول (از ۱۹۱۴ء تا ۱۹۱۸ء) کے خاتمہ کے بعد دنیا کے سیاسی، معاشرتی اور اقتصادی حالات میں ایک عظیم انقلاب رونما ہوگیا تھا۔ پرانی تہذیب مٹ رہی تھی اور جدید تہذیب اس کی جگہ لے رہی تھی، نئے نئے افکار ونظریات سیاست اور تہذیب و تمدن کے میدان میں ایک دوسرے سے نبرد آزما تھے اور ان کی اساس پر حکومتوں کی تعمیر وتشکیل جدید ہو رہی تھی، عالمگیر جنگ نے یورپ کو جیسے خواب سے بیدار کر دیا تھا اور دوسری جانب روس میں جو بالشویک انقلاب پیدا ہوا تھا اس نے دنیا کے عوام کو اپنی طرف متوجہ کر لیا تھا۔ اس طرح یورپ اور سنٹرل ایشیا میں ایک نئی زندگی پیدا ہو رہی تھی۔ اور علم وفن، سائنس وٹیکنالوجی، صنعت وحرفت، سیاست واقتصادیات، غرض کہ ہر شعبۂ حیات میں یہ قومیں بڑی تیز رفتاری سے آگے بڑھ رہی تھیں۔ لیکن جہاں تک عالم اسلام کا تعلق ہے، ایک ترکی کے سوا سب استعمار وملوکیت کے صید زبوں تھے۔ ان ملکوں میں بھی آزادی واستقلال اور خود مختاری کی تحریکیں پیدا ہوچکی تھیں، لیکن مستقبل میں ان کا

نظام کار اور دستور کیا ہوگا؟ اس کا کوئی واضح تصور ان کے اپنے ذہن میں نہیں تھا، کیونکہ یورپ اور روس میں سیاست اور اقتصادیات سے متعلق نئے افکار و نظریات کی بنیاد پر ہی عملی تجربات کئے جا رہے تھے۔ انہوں نے مشرق کے ارباب فکر و دانش کو ایک عجیب ذہنی کشمکش میں مبتلا کر رکھا تھا اور ان میں سے جو حضرات اسلامی نظام کے قیام کا جذبہ اور داعیہ رکھتے تھے وہ موجودہ زمانہ میں اسلامی نظام کے قیام کی کیا صورت ہو سکتی ہے؟ اس سوال کا جواب دینے سے قاصر تھے!۔

اس پس منظر میں غور کیجئے کہ مولانا عبیداللہ سندھیؒ کی غیر معمولی شخصیت اور ان کی انفرادیت کی تصویر خود بخود ابھر کر ہمارے سامنے آتی ہے۔ جلاوطنی کے زمانہ میں مولانا کا قیام افغانستان، روس، ٹرکی اور یورپ میں رہا تھا اس بنا پر تہذیب و آئین جدید اور اس کے عوامل و موثرات کو مولانا نے بلاواسطہ بہت قریب سے دیکھا اور اسے جانچا اور پرکھا تھا اور ساتھ ہی حکمت و فلسفہ ولی اللہی کے دقیق النظر عالم و مبصر ہونے کی حیثیت سے وہ برابر اس پر غور و خوض کرتے رہے تھے کہ زمانہ کے موجودہ سماجی، اقتصادی اور سیاسی حالات کے پیش نظر اسلامی معاشرہ اور اسلامی اداروں کی تعمیر نو کن خطوط پر ہونی چاہیے، اسلام کا اصل سرچشمہ حیات قرآن مجید ہے، اسی بنا پر حکمت ولی اللہی کا مطالعہ اور اس میں بصیرت حاصل کرنے کے لئے شرط اولین قرآن مجید کا روشن ضمیری اور بیدار مغزی کے ساتھ بامعان نظر مطالعہ اور اس میں غور و فکر تھا۔ اور مولانا کو شروع سے اس کا جو اہتمام تھا اس کی وجہ سے وہ خواہ کہیں اور کسی حالت میں ہوں قرآن مجید کے درس سے بے تعلق نہیں ہوئے۔

اس سلسلہ میں مولانا نے قرآن مجید کی تفسیر لکھنی بھی شروع کی تھی، جو عجیب و غریب اسرار و نکات پر مشتمل تھی۔ روس کے ایک نہایت وسیع النظر عالم علامہ موسیٰ جار اللہ (جن سے عرصہ ہوا بارہا راقم الحروف کو دہلی اور دوسرے مقامات پر ملاقات اور گفتگو کا شرف حاصل رہا ہے) مولانا کے تلمیذ خاص تھے اور انہوں نے مولانا سے باقاعدہ قرآن مجید اور حجۃ اللہ البالغہ کا درس لیا تھا اور چونکہ ان کا حافظہ نہایت قوی تھا اس لئے مولانا کی تقریریں یادداشتوں کی صورت میں قلمبند ہونے کے علاوہ انہیں حرف بحرف یاد تھیں، سخت ضرورت تھی کہ مولانا کا تفسیری سرمایہ جو کچھ بھی ہے اسے طبع کیا جائے تاکہ اس کا افادہ عام ہو۔

چنانچہ مولانا کی تفسیر کے بعض اجزاء بعض ارباب علم کے اہتمام سے طبع ہو چکے ہیں۔ لیکن اس سلسلہ میں سب سے اہم اور ٹھوس کتاب وہ ہے جو اس وقت آپ کے پیش نظر ہے۔ اس کتاب کے مرتب جناب ڈاکٹر منیر احمد مغل سے متعدد مرتبہ میری ملاقاتیں اور گفتگوئیں مارچ ۱۹۸۱ء میں اسلام آباد میں ہوئیں تو واقعی طبیعت بڑی محظوظ و مسرور ہوئی۔ موصوف کو مولانا عبیداللہ سندھیؒ کی ذات اور ان کے علمی کارناموں سے گہری دلچسپی اور عقیدت ہے۔ اسی عقیدت کا نتیجہ ہے کہ سیشن جج کے عہدہ پر فائز ہونے اور اس عہدہ کی مصروفیات کے باوجود موصوف نے اسلامک اسٹڈیز میں ایم۔اے کرنے کے بعد پی۔ ایچ۔ ڈی کے تحقیقی مقالہ کے لئے مولانا سندھیؒ کی تفسیر کو تحقیق و تحشیہ کے ساتھ اڈٹ کرنے کا انتخاب کیا، اور پروفیسر عبدالواحد ہالی پوتہ جو مولانا سندھیؒ کے تلمیذ رشید اور ان کے فیض یافتہ ہیں۔ ان کی نگرانی اور رہنمائی میں بڑی محنت اور لگن سے اردو اور انگریزی دونوں زبانوں میں الگ الگ کام شروع کر دیا۔ اسلام آباد میں جب میری ملاقات ہوئی تھی اس وقت اگرچہ ترتیب و تسوید کا کام آخری مرحلہ سے گذر رہا تھا۔ لیکن بڑی حد تک مکمل ہو گیا ہوتھا۔ ڈاکٹر مغل کی عنایت سے یہ دونوں مسودے میری نظر سے گذرے اور یہ محسوس کر کے بڑی مسرت ہوئی کہ موصوف نے درحقیقت مولانا رحمۃ اللہ علیہ کا حق ادا کر دیا ہے۔ یہ جلد اردو میں ہے اور سورہ بقرہ کی تفسیر پر مشتمل ہے۔ ڈاکٹر صاحب نے اس پر حواشی بڑی محنت اور تحقیق سے لکھے ہیں، جن کے باعث تفسیر کے رموز و غوامض تک رسائی آسان ہو گئی ہے، شروع میں جو مقدمہ ہے وہ بھی بڑا بصیرت افروز اور معلومات افزا ہے جس سے مولانا کی شخصیت کے خدوخال نمایاں ہوتے ہیں۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ فاضل مرتب کو اس اخلاص اور محنت کا اجر عظیم عطا فرمائے اور ان کی اس کوشش حسن قبول سے نوازے۔ آمین

آپ نے فرمایا۔ "جس شخص نے میری سنت کو زندہ کیا تحقیق اس نے مجھے زندہ کیا اور جس نے مجھے زندہ کیا وہ میرے ساتھ بہشت میں ہوگا"۔

محمد شفیع عمرالدین، میرپور خاص

محتاج بھوکوں کی خبرگیری ایک اہم فریضہ ہے

اسلامی اصول اتنے بلند ہیں کہ اگر ان پر عمل کیا جائے تو کوئی فرد روٹی کا محتاج نہیں رہ سکتا۔

اللہ تعالےٰ نے فرمایا:

فَلَا اقْتَحَمَ الْعَقَبَةَ ۝ وَمَا أَدْرَاكَ مَا الْعَقَبَةُ ۝ فَكُّ رَقَبَةٍ ۝ أَوْ إِطْعَامٌ فِي يَوْمٍ ذِي مَسْغَبَةٍ ۝ يَتِيمًا ذَا مَقْرَبَةٍ ۝ أَوْ مِسْكِينًا ذَا مَتْرَبَةٍ ۝ (البلد آیت ۱۱-۱۶)

ترجمہ: پس وہ (دین کی) گھاٹی میں سے نہ ہو کر نکلا۔ اور آپ کو کیا معلوم کہ وہ گھاٹی کیا ہے۔ گردن کا چھوڑانا یا بھوک کے دنوں میں کھلانا کسی رشتہ دار یتیم کو یا کسی خاک نشین مسکین کو۔

حاشیہ حضرت شیخ الاسلام شبیر احمد عثمانی رحمۃ اللہ علیہ

(سو نہ دھمک سکا گھاٹی پر) یعنی اس قدر انعامات کی بارش اور اسباب ہدایت کی موجوں میں بھی اُسے توفیق نہ ہوئی کہ دین کی گھاٹی پر آ دھمکتا۔ اور "مکارم اخلاق" کے راستوں کو طے کرتا ہوا فوز و فلاح کے بلند مقام پر پہنچ جاتا۔

تنبیہ: دین کے کاموں کو گھاٹی اس لئے کہا کہ مخالفت ہوا کی وجہ سے اُن کا انجام دینا نفس پر شاق اور گراں ہوتا ہے۔

(چھڑانا گردن کا) یعنی غلام آزاد کرنا۔ یا قرضدار کی گردن قرض سے چھڑوانا۔

(کھلانا بھوک کے دن میں) یعنی قحط کے دنوں میں بھوکوں کی خبر لینا۔

(یتیم کو جو قرابت والا ہے) یتیم کی خدمت کرنا ثواب اور قرابتداروں کے ساتھ سلوک کرنا بھی ثواب۔ جہاں دونوں جمع ہو جائیں تو دہرا ثواب ہوگا۔

(یا محتاج کو جو خاک میں رل رہا ہے) یعنی فقر و فاقہ اور تنگدستی سے خاک میں رل رہا ہو۔

یہ مواقع ہیں مال خرچ کرنے کے۔ نہ یہ کہ شادی غمی کی فضول رسموں اور خدا تعالیٰ کی نافرمانیوں میں روپیہ برباد کر کے دنیا کی رسوائی اور آخرت کا وبال سر لیا جائے۔

(حاشیہ ختم)

وَيُطْعِمُونَ الطَّعَامَ عَلَىٰ حُبِّهِ مِسْكِينًا وَيَتِيمًا وَأَسِيرًا ۝ (الدھر آیت ۸)

ترجمہ: اور وہ اسی کی محبت پر مسکین اور یتیم اور قیدی کو کھانا کھلاتے ہیں۔

ف: اللہ کی محبت کے جوش میں باوجود خواہش اور احتیاج کے نہایت شوق اور خلوص سے مسکینوں اور یتیموں اور قیدیوں کو کھلا دیتے ہیں۔

(تنبیہ) قیدی عام ہے مسلمان ہو یا کافر۔ حدیث میں ہے کہ "بدر" کے قیدیوں کے متعلق حضورؐ نے حکم دیا کہ جس مسلمان کے پاس کوئی قیدی ہے اس کے ساتھ اچھا برتاؤ کرے۔ چنانچہ صحابہؓ اس حکم کی تعمیل میں قیدیوں کو اپنے سے بہتر کھانا کھلاتے تھے مسلمان بھائی کا حق تو اس سے بھی زیادہ ہے۔ اور اگر لفظ "اسیر" میں ذرا توسع کر لیا جائے تب تو یہ آیت غلام اور مدیون کو بھی شامل ہو سکتی ہے کہ وہ بھی ایک طرح سے قید میں ہیں۔

(حضرت شیخ الاسلام مولانا شبیر احمد عثمانیؒ)

وَآتِ ذَا الْقُرْبَىٰ حَقَّهُ وَالْمِسْكِينَ وَابْنَ السَّبِيلِ وَلَا تُبَذِّرْ تَبْذِيرًا۔

(بنی اسرائیل آیت ۲۶)

ترجمہ: اور رشتہ دار اور مسکین اور مسافر کو اس کا حق دے دو اور بے جا خرچ نہ کرو۔

(ف از حضرت مولانا شبیر احمد عثمانیؒ) یعنی قرابت والوں کے مالی و اخلاقی ہر قسم کے حقوق ادا کرو۔ محتاج و مسافر کی خبرگیری رکھو۔ اور خدا کا دیا ہوا مال فضول بے موقع مت اڑاؤ۔ فضول خرچی یہ ہے کہ معاصی اور لغویات میں خرچ کیا جائے یا مباحات میں بے سوچے سمجھے اتنا خرچ کر دے جو آگے چل کر تفویت حقوق اور ارتکاب حرام کا سبب بنے۔

اگر ہر مسلمان شرعی عائد کردہ حقوق کا خیال رکھے، اور بھوکوں کی خبرگیری کرتا رہے تو کوئی مسلمان بھوکا نہیں رہ سکتا۔

تنخواہ مسکینوں میں تقسیم کرنا

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ جب

مدائن کے گورنر تھے تب بھی جو تنخواہ آپ کو بیت المال سے ملتی تھی وہ ساری مستحقین میں تقسیم فرما دیتے تھے۔ اپنی معاش کے لئے چٹائیاں بُنتے۔ ان کی فروخت سے جو آمدنی ہوتی اس کے بھی تین حصے کرتے۔ ایک حصہ چٹائیاں بُننے کا سامان خریدنے کے لئے رکھ لیتے اور ایک حصہ اپنے اہل وعیال پر خرچ کرتے۔ اور باقی ایک حصہ خیرات کر دیتے تھے۔

(سیر الصحابہ مہاجرین حصہ دوم)

اگر اس بلند پایہ مثال کی روشنی میں ہم سالانہ زکوٰۃ کے علاوہ، اپنی ماہانہ تنخواہ یا ماہانہ آمدنی کا کچھ حصہ مسکینوں کی خبر گیری کے لئے مقرر کر لیں تو ان کی روٹی کا مسئلہ بخوبی حل ہو جاتا ہے۔ اور مسکینوں کی پریشانی کا سدِ باب ہو سکتا ہے۔

بھوکے کی مدد کرنا

حضرت عبادبن شرجیل یشکری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں عہدِ رسالت میں مدینہ منورہ میں آیا۔ میں بھوکا تھا۔ ایک باغ میں گھس گیا اور وہاں کچھ کھجوریں توڑ لیں۔ باغ کے مالک نے مجھے پکڑ لیا اور مجھے مارا۔ اور میرا کمبل چھین لیا۔ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا میرے پیچھے پیچھے باغ کا مالک بھی آیا۔ میں نے سارا حال بیان کیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے باغ کے مالک کو فرمایا یہ شخص جاہل تھا اور بھوکا تھا۔ تم نے اسے اسلامی اصول نہ بتائے۔ اور نہ ہی کچھ کھلایا۔ پھر آپؐ نے باغ کے مالک کو حکم فرمایا کہ مجھے میرا کمبل واپس کر دیا جائے اور مجھے ساٹھ یا نیس صاع کھجوریں بھی دے دی جائیں۔

(طبقات ابن سعد جلد ۷)

سبحان اللہ! بھوکے محتاج کی مدد کرنے کی یہ ایک نہایت بلند پایہ مثال ہے اور قابلِ عمل ہے۔

برادر پروری کی ایک اعلیٰ مثال

اشعری یمن کی ایک قوم ہے۔ ان کی ایک پسندیدہ خصلت کی حضرت رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تعریف فرمائی ہے کہ: اشعری لوگ جب لڑائی میں محتاج ہو جاتے ہیں یا مدینہ منورہ میں ان کے اہل وعیال کا کھانا کم ہو جاتا ہے تو سب کے پاس جو کھانے کا سامان ہوتا ہے اسے ایک کپڑے میں جمع کرتے ہیں۔ پھر اسے آپس میں ایک برتن سے برابر برابر بانٹ لیتے ہیں (للذا) فَھُمْ مِنِّیْ وَاَنَا مِنْھُمْ (پس وہ مجھ سے ہیں اور میں ان میں سے ہوں) یعنی وہ میرے طور پر ہیں اور میں ان سے راضی ہوں۔

(مشارق الانوار بحوالہ بخاری ومسلم)

اگر ہر برادری اپنے مسکین افراد کی امداد اس طریقہ پر کرنی شروع کر دے تو قوم کا کوئی فرد بھوکا ہرگز نہیں رہ سکتا۔

ع جینا بھلا ہے اس کا جو سب کے لئے جیئے

مسکین پڑوسی کی خدمت

حضرت رسولِ کریم صلی علیہ وسلم نے فرمایا: اے ابوذرؓ! جب تو شوربا پکائے تو اس میں پانی زیادہ ڈال لیا کر۔ اور اس سے اپنے ہمسائے کی خبر گیری کیا کر۔ یعنی اُن کے ساتھ بانٹ کر کھایا کر۔

(مشارق الانوار بحوالہ بخاری ومسلم)

نیز آپؐ نے فرمایا کہ وہ مومن نہیں جو خود پیٹ بھر کر کھائے۔ اور اس کا ہمسایہ بھوکا ہو۔ (کنوز الحقائق مناویؒ)

نیز آپؐ نے فرمایا کہ: آدمی کو اپنے ہمسائے کے بغیر پیٹ نہ بھرنا چاہیئے۔

(کنوز الحقائق مناویؒ)

اگر سارے مسلمان اس زریں اصول پر کاربند ہو جائیں تو کوئی پڑوسی روٹی کا محتاج نہیں رہ سکتا۔

اچھا مالدار کون ہے؟

حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دنیا کا مال ہرا بھرا اور میٹھا ہے۔ لہٰذا وہی مرد مسلمان اچھا ہے جو اپنے مال میں سے مسکینوں کو یتیموں کو اور مسافروں کو کھلاتا ہے۔ (بخاری کتاب الزکوٰۃ)

تقسیمِ زکوٰۃ

حضرت رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلّم نے حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کو جب یمن کا حاکم بنا کر بھیجا تو من جملہ دیگر ہدایات کے یہ بھی فرمایا کہ لوگوں کو کہنا تم پر زکوٰۃ فرض ہے جو دولتمندوں سے لے کر انہی میں سے غریبوں میں تقسیم کی جائے گی۔ (ایضاً)

اسلامی سلطنت میں اس حکم پر عمل کر کے غریبوں کی حالت بہتر بنائی جا سکتی ہے۔ اور ان کا فقر وفاقہ دُور کیا جا سکتا ہے۔

غریبوں کے لئے لنگر خانہ

حضرت عمر بن عبد العزیز رحمۃ اللہ علیہ نے

(باقی ۱۸ پر)

ایڈیٹر کے نام

اے کاش ہمارے سب صاحب مال ایسے ہو جائیں

”۷ جنوری ۱۹۸۳ء“ کو مجھے راحت وولن ملز لمیٹڈ پشاور روڈ راولپنڈی کی جامع مسجد میں نماز جمعہ پڑھنے کا اتفاق ہوا۔ نماز جمعہ کے بعد خطیب محترم نے ارشاد فرمایا کہ جناب نذر الحق لون صاحب چند منٹوں کے لئے حاضرین کی خدمت میں کچھ گذارش کرنا چاہتے ہیں۔ اس پر جناب نذر الحق صاحب لون کھڑے ہو گئے پہلے تو خطبہ مسنونہ پڑھا پھر سورۃ الاحزاب کی آیت قولوا قولاً سدیداً تلاوت کی۔ اس کے بعد پہلے تو حاضرین کا اس بات پر شکریہ ادا کیا کہ انہوں نے گذشتہ جمعہ کو یہ اطلاع ملنے پر کہ اُن کی بھانجی کا انتقال ہو گیا ہے نہ صرف مرنے والی کے لئے مغفرت بلکہ سب اہل خاندان کے لئے صبر کی دعا کی۔ اس کے بعد انہوں نے حاضرین کو یہ اندوہناک خبر بھی سُنائی کہ اُسی دن یعنی ۳۱ دسمبر کو ہی ۳½ بجے دوپہر اُن کی دوسری بھانجی کا بھی انتقال ہو گیا تھا۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

اس کے بعد انہوں نے قرآنی آیات کی روشنی میں حاضرین کو بتلایا کہ پیدا کرنا، زندہ رکھنا اور مارنا اللہ تعالیٰ کا ذاتی فعل ہے اس کا وقت خود ذات باری تعالیٰ کا مقرر کردہ ہے جو کہ بقول قرآن مجید نہ یہ کہ ایک لمحہ آگے پیچھے ہو سکتا ہے بلکہ اگر کوئی قلعہ بند ہو کر بھی اس سے بچنا چاہے تو نہیں بچ سکتا۔ اللہ تعالیٰ خالق ومالک ہونے کے علاوہ اپنے بندوں پر انتہائی حد تک رحیم وکریم بھی ہے اس لئے اُس کے کسی فعل پر عدم اطمینان کا اظہار، ایمان کے لئے زہر قاتل ثابت ہو سکتا ہے۔ آپ نے فرمایا ہم اُس کی رضا میں راضی ہیں اور ہماری رضا دِل کی تنگی سے نہیں بلکہ اُس کو مالکِ حقیقی سمجھنے کے ناطے سے ہے۔ اُنہوں نے ساتھ ہی یہ بھی کہا کہ جو اُس نے لیا ہے وہ اُس کا تھا ہی۔ جو ہمارے پاس ہے وہ بھی اُسی کا ہے ہاں یہ ضرور ہے کہ ہم اپنے سب بھائیوں کی ان دعاؤں کے محتاج ہیں کہ اللہ تعالےٰ ہمیں کسی ایسے قول یا فعل سے بچائے جو کہ اُس کی ناراضگی یا ناپسندیدگی کا باعث بن سکتا ہو۔ آمین

اِس کے بعد انہوں نے قرآن پاک کی وہ آیت تلاوت کی جس کا ترجمہ یہ تھا۔ کہ ہو سکتا ہے تم کسی چیز کو پسند کرو مگر اللہ تعالیٰ کے نزدیک وہ تمہارے لئے نقصان دہ (شر) ہو اور کسی چیز سے تم کراہت کرو یا ناپسند کرو مگر اللہ تعالیٰ کے نزدیک وہ تمہارے لئے بہتر (خیر) ہو۔ انہوں نے اگلی بات کرنے سے پہلے کہا۔ کہ ماسوائے اُس عورت کے جس کا خاوند فوت ہو جائے مسلمانوں کو سوگ کی اجازت تین دن تک ہے۔

اِس کے بعد انہوں نے بتلایا کہ میرے لڑکے مظہر الحق لون کا نکاح عزیزی آمنہ لون کے ساتھ تئیس دسمبر ۱۹۸۲ء بروز جمعرات بعد از نماز ظہر جامعہ اشرفیہ فیروز پور روڈ لاہور میں ہُوا تھا جس کا ولیمہ وہ آج اور اسی وقت کرنا چاہتے ہیں اِس سلسلہ میں انہوں نے نبی اکرمؐ کے احکامات کی روشنی میں بتلایا کہ ولیمہ دراصل نکاح کا اعلان ہے۔ اس کی دعوت کرنا سنّت ہے۔ اور اس دعوت کا اگر کوئی عذر شرعی مانع نہ ہو تو قبول کرنا واجب ہے۔ جس ولیمہ کی دعوت میں امیروں کو بلایا اور غریبوں کو چھوڑا جائے بقول نبی کریمؐ وہ شر الطعام یعنی بُرا کھانا ہے۔ دعوت کا نام ونمود ریا، منافقت وغیرہ سے پاک ہونا ضروری ہے اس کے بعد انہوں نے نبی اکرمؐ کی دعوات ولیمہ کے بارے بتایا کہ حضرت صفیہؓ کا ولیمہ ملیدہ کھلا کر، کچھ ازواج مطہراتؓ کا ولیمہ دو مُد جَو سے اور حضرت زینبؓ کا ولیمہ کھانے کی دعوت دے کر کیا گیا تھا۔ اِس سے انہوں نے یہ استدلال کیا کہ نبی اکرمؐ نے ہمارے لئے ایک ایسا نمونہ چھوڑا ہے کہ ہمارا کوئی غریب سے غریب بھائی اگر دعوتِ ولیمہ دے کر اوپر کی شرائط کو ملحوظ رکھتے ہوئے خلوص سے صرف سادہ پانی بھی پیش کر دے تو سنّت پر عمل کرنے کا ثواب پا سکتا ہے۔ انہوں نے

کہا کہ اس میں کوئی شک نہیں کہ نبی اکرمؐ نے دعوت ولیمہ میں اوپر والی شرائط کے تحت استطاعت کے مطابق خرچ کرنے کی اجازت دی ہے اور بعض روایات کے مطابق دعوت ولیمہ میں گوشت کے شوربے کی پسندیدگی کا بھی ذکر ہے۔ مگر استطاعت کی حد جہاں ختم ہوتی ہے اسی مقام سے اسراف کی حد شروع ہو جاتی ہے اور ذراسی غلطی یا ایمان کی کمزوری بجائے فائدہ کے نقصان کا باعث بن سکتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ میں ایک کمزور ترین ایمان والا مسلمان ہونے ہوئے آسان ترین راستے کو اپنا رہا ہوں۔ اور میرا فعل دین میں کوئی حجت نہیں۔ ہر مسلمان کا حق ہے کہ وہ سنت کی تابعداری جتنے بہتر طریقے سے کرسکے کرے۔ اس کے بعد انہوں نے حاضرین مجلس کو دعوت ولیمہ دی اور گذارش کی کہ وہ سُنتیں ادا کرنے کے بعد چند منٹوں کے لئے تشریف رکھیں اور دعوت ولیمہ میں شرکت فرما کر مشکور فرمائیں۔

سُنتیں ادا کرنے کے بعد اُن کے بھانجے (جس کی دونوں بہنیں ایک ہفتہ قبل اللہ تعالیٰ کو پیاری ہو چکی تھیں) اور اُن کے بیٹے مظہر الحق لون نے جس کے نکاح کی دعوت ولیمہ تھی حاضرین کی خدمت میں کھجوریں پیش کیں جو کہ حاضرین نے پرخلوص دعاؤں سے قبول کیں۔ اسطرح یہ دعوت ولیمہ اتباع سنت اور دین کی آسانیوں کا ایک نیا راستہ بتلاتے ہوئے چند منٹوں میں اختتام پذیر ہوئی۔ یہ ایک اللہ تعالےٰ کا فضل ہے جس پر چاہے وہ کرے۔ آمین والسلام

آپ کا مخلص احسن رشید

احسن رشید سینئر انجینیئر ۲-۷، ویسٹرج ۱- راولپنڈی

بقیہ: محتاج . . . . . .

اپنی خلافت کے زمانے میں فقیروں اور مسکینوں کے لئے ایک دارالطعام جاری کیا تھا۔ اس لنگرخانے سے صرف فقیروں، مسکینوں اور مسافروں کو مفت کھانا دیا جاتا تھا۔

(طبقات ابن سعدؒ)

اس طرح غریب اور اپاہج رعایا کی روٹی کا کفیل بیت المال کو بنانا یہ ایک بہترین دستور العمل ہے۔ اس سے بھیک مانگنے کا بھی سدِ باب ہوسکتا ہے۔

بھوکوں کی خبرگیری کا ثواب

حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے بھوکے مسلمان کو کھانا کھلایا اللہ تعالیٰ اسے جنت کے پھل کھلائے گا۔

(کنوز الحقائق مناویؒ)

نیز آپؐ نے فرمایا کہ بھوکوں کو کھانا کھلانا بخشش کے اسباب میں سے ہے۔ (ایضاً)

نیز آپؐ نے فرمایا کہ بھوکے کو پیٹ بھرکر کھلانا بہت اچھا عمل ہے۔ (ایضاً)

اللہ تعالیٰ ہم سب کو بھوکوں کی روٹی کا مسئلہ اسلامی دستور العمل پر چل کر حل کرنے کی توفیق عطا فرمائے تاکہ کسی کو روٹی کے لئے پریشان ہونے کی نوبت پیش نہ آئے۔

بقیہ: طبی مشورے

ایک روز روغن تخم بید انجیر (کیسٹر آئیل) پلایا کریں۔ رفتہ رفتہ یہ عادت چھوٹ جائے گی۔ انشاء اللہ

بواسیر خونی کا اکسیری نسخہ

س: عرصہ دراز پہلے ایک رسالے سے آپ کا پتہ حاصل کیا براہِ کرم بواسیر خونی کی مجرب دوائی ارسال فرمائیں — یہ بھی بتائیں کہ کیا زنانہ امراض کے لئے آپ سے دوائی مل سکتی ہے؟

ملک محمد اشرف ایم۔اے

کالا گوجراں جہلم۔

ج: دوائی تو موجود نہیں نسخہ حاضر ہے جو بے شمار کتابوں اور رسالوں میں شائع کرچکا ہوں۔

خانۂ زنبور ہفت سالہ جلا کر کوئلہ بنا لیں، دوائی تیار ہے۔ نصف رتی دوائی پان کے پتے میں رکھ کر کھلائیں فوراً بعد چھٹانک بھر دیسی گھی پلا دیں۔ صرف موسم سرما (دسمبر، جنوری) میں استعمال کریں۔

جی ہاں، زنانہ امراض کے لئے بھی دوائیں موجود ہیں۔

ماہانہ مجلس ذکر

انشاء اللہ حسب سابق اگلی ماہانہ مجلس ذکر جامع مسجد خضراء سمن آباد لاہور میں مؤرخہ ۶ رمارچ ۱۹۸۳ء بعد نماز مغرب زیر صدارت حضرت مولانا عبیداللہ انور دامت برکاتہم منعقد ہوگی۔ دعوت عام ہے۔

اسلام اور آدابِ معاشرت

سید ابوبکر غزنوی مرحوم

کھانے پینے کے آداب

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا:

"اگر آپ اکھٹے بیٹھ کر کھائیں تو کسی شخص کو نہ چاہیے کہ وہ دو دو چھوہارے اکھٹے کھائے جب تک اپنے ساتھیوں سے اجازت نہ لے لے"۔

مجھے جلسوں اور کانفرنسوں میں جانے کا اتفاق ہوتا ہے۔ یہ دیکھ کر دکھ ہوتا ہے کہ علماء اس تہذیب اور شائستگی سے یکسر تہی دامن ہیں۔ جو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے انہیں سکھائی تھی۔ بڑے بڑے مولویوں کو دیکھا ہے کہ دسترخوان پر بیٹھے ہوں اور ملازم ڈونگے میں سالن لائے تو تمام سالن اپنی قاب میں نہایت چابکدستی سے اُلٹ لیتے ہیں . . . . دن دہاڑے . . . سب ساتھیوں کے علی الرغم، اور سمجھتے ہیں کہ دین سے آداب کا کوئی تعلق نہیں ہے اور دین محض تسبیح آرائی ہی کا نام ہے۔ وہ نہیں سمجھتے کہ ان آداب کو نظر انداز کرنا صریحاً بے دینی ہے۔

آپ نے فرمایا۔ كُلْ مِمَّا يَلِيكَ (متفق علیہ)

(کھانے میں سے وہ کھاؤ جو تمہارے قریب ہے)

بعض لوگ دوسروں کے سامنے سے ہاتھ بڑھا کر جھپٹ لیتے ہیں۔ یہ نفس پر حرص و طمع کے غلبے کی دلیل ہے۔

بعض جاہل صوفیا کو دیکھا ہے کہ دسترخوان پر چند لقمے کھا کر پیچھے ہٹ بیٹھتے ہیں اور انہیں یہ زعم ہوتا ہے کہ یہ پارسائی کا تقاضا ہے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا:۔

"جب دسترخوان بچھا دیا جائے تو کسی آدمی کے لیے جائز نہیں کہ دسترخوان اٹھانے سے پہلے ہی اٹھ کھڑا ہو اور نہ کسی کو اپنا ہاتھ کھینچنا چاہیے اگرچہ وہ سیر ہو گیا ہو"۔

اور اس کی علّت حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہ بتائی کہ اِنَّ ذَالِكَ يُخْجِلُ جَلِيسَهُ۔ اس بات سے اس کے ہمنشین کو خجالت ہوگی۔ اسے خیال ہوگا کہ شاید میں بسیار خوری کا ارتکاب کر رہا ہوں وہ بھی اپنا ہاتھ سکیڑ لے گا اور ہو سکتا ہے کہ اسے کھانے کی حاجت ابھی باقی ہو۔ (ابن ماجہ)

اس حدیث سے یہ بات واضح ہوئی کہ وہ لقمے جو ہم سیر ہونے کے بعد اپنے ساتھیوں کے پاس خاطر سے کھاتے ہیں اُن میں سے ہر ہر لقمے پر بھی اجر اور ثواب مرتّب ہوتا ہے۔

بعض مہمان دھرنا مار کر بیٹھ رہتے ہیں اور اتنا لمبا قیام کرتے ہیں کہ صاحب خانہ ملول ہونے لگتا ہے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اسے غیر اسلامی حرکت قرار دیا ہے۔ آپؐ نے فرمایا "اَلضِّيَافَةُ ثَلٰثَةُ اَيَّامٍ" مہمان کو قیام کا حق تین روز ہے۔

وَلَا يَحِلُّ لَهٗ اَنْ يَثْوِيَ عِنْدَهٗ حَتّٰى يُحَرِّجَهٗ (متفق علیہ)

(اور کسی کے لیے جائز نہیں کہ وہ میزبان کے ہاں اتنا قیام کرے کہ وہ تنگ آ جائے)

آپ نے غور کیا کہ محفل میں بیٹھ کر سرگوشیاں کرنا اسلام نے اس لیے مذموم قرار دیا کہ اس سے مسلمان بھائیوں کو رنجش ہوتی ہے اور کھانے سے ہاتھ کھینچنے کو اس لیے ناجائز قرار دیا کہ اس سے ساتھیوں کو خجالت ہوتی ہے اور لمبے قیام کو اس لیے ممنوع قرار دیا کہ صاحبِ خانہ کا دل تنگ نہ آ جائے۔

ان آیات اور احادیث کی روشنی میں یہ بات واضح ہوئی کہ اسلام نے آدابِ معاشرت کے خطوط اس اصول کی روشنی میں متعین کئے ہیں کہ کسی شخص کی کوئی حرکت دوسرے شخص کے لیے اذیّت، رنجش، خفت، گرانی، تکدّر، انقباض، خجالت، تشویش، توحش یا کسی اور ناگواری کا باعث نہ ہو۔

عزیزانِ گرامی قدر! یہ خیال نہ کیجئے کہ جیسے ایک خطیب تخیّل کی رفتار سست ہونے کی وجہ سے

مترادف لفظوں کی بھرمار کرنا ہے میں نے متعدد ہم معنی لفظ بول دیے ہیں۔ میں ان میں سے ہر لفظ ایک جدا مفہوم ادا کرنے کے لیے بول رہا ہوں۔ آپ نے دیکھا کہ تہذیب و شائستگی کی کیسی لطافتیں اور باریکیاں اسلام نے ہمیں سمجھائی ہیں۔

ہزار نکتۂ باریک تر ز موز ایں جاست

یہی معنیٰ ہے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اس ارشادِ گرامی کا:

اَلْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِّسَانِہٖ وَیَدِہٖ (بخاری)

(صحیح معنوں میں مسلمان تو وہی ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے مسلمان سلامت رہیں)

اگر آپ ان ناگواریوں میں سے کسی ناگواری کا باعث ہوتے ہیں تو مسلمان آپ سے محفوظ اور سلامت نہیں ہیں۔

سنن نسائی میں حضرت عائشہ رضؓ سے مروی ہے کہ شب برات کو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام بستر سے اٹھے تو اس خیال سے کہ حضرت عائشہ رضؓ کی نیند میں خلل نہ پڑے۔ آہستہ اٹھے، نعل مبارک آہستہ پہنا کہ اس کی آواز نہ ہو، کواڑ آہستہ سے کھولا، باہر آہستہ سے تشریف لے گئے اور کواڑ آہستہ سے بند کیا۔

سونے والے کی کس قدر رعایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں سکھائی کہ کوئی ایسی حرکت نہ کی جائے جس سے سونے والا دفعتاً جاگ اٹھے اور پریشان ہو۔ دیکھئے، یہ تہذیب و ثقافت کی کیسی تابناک روایات ہیں جو ہمارے حصے میں آئی ہیں۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضؓ سے موقوفاً حضرت انس رضؓ سے مرفوعاً اور حضرت سعید بن مسیبؒ سے مرسلاً مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ عیادت کے لیے جائیے تو بیمار کے پاس زیادہ دیر نہ بیٹھے۔ تھوڑی دیر بیٹھ کر اٹھ جائیے۔

آپ غور کیجئے کہ اس حدیث میں کس قدر دقیق رعایت ہے اس بات کی کہ کوئی کسی کی گرانی کا سبب نہ بنے۔ مریض کے پاس زیادہ دیر بیٹھنے کی اس لیے ممانعت فرما دی کہ آپ جب تک مریض کے پاس بیٹھے رہیں گے۔ اسے آپ کی طرف متوجہ رہنا پڑے گا اور آپ سے بات چیت کرنی پڑے گی۔ زیادہ گفتگو سے بیمار مضمحل ہوتا ہے۔ بعض عیادت کرنے والے ایسے ہوتے ہیں کہ ان کی موجودگی میں مریض کروٹ بدلنے میں اور پاؤں پھیلانے میں حجاب محسوس کرتا ہے۔

اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام ہی کا ارشاد ہے:۔

مَنْ اَکَلَ ثُوْمًا اَوْ بَصَلًا فَلْیَعْتَزِلْنَا (متفق علیہ)

(جو کچا لہسن یا پیاز کھائے وہ ہم سے الگ رہے یعنی مجلس میں نہ بیٹھے)

دیکھئے اس خیال سے کہ پیاز کی بُو سے اہل مجلس کی طبیعت مکدّر ہو گی۔ پیاز کھانے والے کو مجلس سے باز رہنے کی تلقین فرمائی۔

میں نے جو آیات اور احادیث آپ کو سنائی ہیں ان کی روشنی میں فقہائے کرام نے بہت سی تفصیلات مرتب کی ہیں۔ ان میں سے بعض عرض کئے دیتا ہوں۔

۱۔ اگر کسی کے ہاں آپ مہمان ٹھہریں اور آپ کھانا کھا چکے ہوں تو دسترخوان بچھ جانے پر یہ اطلاع دینا کہ کھانا کھا چکا ہوں مذموم ہے۔ میزبان انتظام کی زحمت اٹھاتا ہے۔ اسے احساس ہوتا ہے کہ اس کا اہتمام اور طعام دونوں اکارت گئے۔

۲۔ اگر کوئی صاحب بیمار ہوں اور پرہیزانہ کھاتے ہوں تو دسترخوان بچھ جانے کے بعد ناک چڑھانا اور نخرے بگھارنا اور یہ کہنا کہ میں تو پرہیزانہ کھاتا ہوں، میزبان کے لیے خجالت کا باعث ہوتا ہے۔ آپ کسی کے ہاں مہمان ٹھہریں تو جاتے ہی صاحبِ خانہ کو بتا دیجئے کہ آپ پرہیزانہ کھاتے ہیں۔

۳۔ بعض لوگ کسی کے ہاں ٹھہرتے ہیں تو دھڑلّے سے اوروں کو بھی دسترخوان کی طرف بلاتے ہیں۔ مہمان کو یہ حق نہیں پہنچتا۔ کہ وہ اوروں کو دعوت دیتا پھرے اسے کیا خبر کہ گھر میں کھانا کتنا ہے؟ پھر اسے اس بات کا استحقاق بھی تو نہیں۔ یہ غیر متعلق بات میں دخل دینا ہے۔ مجھے ذاتی طور پر اس کا تلخ تجربہ ہے۔

میری ایک عزیزہ سفر پر جا رہی تھی بہت سے قرابت دار اسے خیرباد کہنے کے لیے میرے ہاں آئے ہوئے تھے۔ میں نے عزیزہ سے کہا کہ تم کھانا کھا لو، گاڑی کا وقت ہوا چاہتا ہے۔ ایک بڑی بوڑھی خاتون نے اعلان کر دیا کہ ہم کھانا کھانے لگے ہیں جو شریک ہونا چاہتا ہے

ساتھ والے کمرے میں آجائے۔ کمرہ کھچا کھچ۔ سارے گھر کا کھانا دسترخوان پر لانا پڑا۔ عزیزہ کے لیے جو زادِ سفر تیار کیا تھا وہ بھی لایا گیا۔ سب کے حصے دو دو لقمے آئے سب شرمندہ ہوئے۔

۴۔ بعض لوگوں کی عادت ہوتی ہے کہ کوئی شخص کسی کے ہاں مدعو ہو تو کہتے ہیں کہ ہمارے بھی ان سے مراسم ہیں چلئے ہم بھی ساتھ چلتے ہیں۔ ان سے مل کر دسترخوان بچھنے سے پہلے ہی لوٹ آئیں گے۔ یہ عادت بھی مذموم ہے اور صاحبِ خانہ کے لیے باعثِ تشویش ہے اگر صاحبِ خانہ بٹھالے تو ان کے لیے یکایک کھانا مہیا کرنے کی تکلیف ہوتی ہے اور کبھی تو سالنوں میں پانی انڈیلنا پڑتا ہے۔ اگر صاحب خانہ رخصت کر دے تو اسے شرمندگی اور خجالت ہوتی ہے اور اسلامی نقطۂ نظر سے دوسروں کے لیے اذیت کا باعث ہونا یا خجالت کا باعث ہونا یکساں مذموم اور ممنوع ہے۔

حضرات! میں نے آپ کو سلام، مصافحہ اور معانقہ کے آداب بتائے۔ یاد رکھیئے کہ سلام، مصافحہ اور ان تمام آداب کا مقصد دوسروں کا جی خوش کرنا اور انہیں راحت پہنچانا ہے۔ جب علّت ساقط ہو جائے تو معلول بھی ساقط ہو جاتا ہے۔ اگر مصافحے اور معانقے سے کسی وقت دوسرے کو اذیت ہو تو شائستگی کا تقاضا یہی ہے کہ آپ ایسے وقت میں مصافحے اور معانقے سے اجتناب کیجئے مثلاً:۔

۱۔ اگر کسی آدمی کا ہاتھ زخمی ہے تو اسے مصافحہ کی زحمت نہ دیجئے۔

۲۔ اسی طرح اگر کوئی آدمی نہایت تیزی سے قدم اٹھا رہا ہے اور اس کی رفتار کی تیزی صاف بول رہی ہے کہ اس کی گاڑی چھوٹنے والی ہے یا اسے دفتر پہنچنے میں دیر ہو گئی ہے تو ایسی صورت میں اسے مصافحے کے لیے ٹھہرانا اذیت کا باعث ہے۔ لہٰذا اسلامی نقطۂ نظر سے ناقابل تحسین ہے۔

۳۔ کسی مجلس میں اگر پچاس آدمی بیٹھے کسی مسئلے پر غور کر رہے ہوں اور آپ دیر سے آئے ہیں تو تہذیب کا تقاضا یہی ہے کہ آپ محض سلام پر اکتفا کیجئے۔ پچاس آدمیوں سے جدا جدا مصافحہ کرنا، سلسلۂ گفتگو کاٹنا اور دیر تک اس میں خلل ڈالنا اہل مجلس کے لیے گرانی اور تکدّر کا باعث ہوتا ہے اور آپ کو اذیت جدا ہوتی۔

۴۔ اسی طرح بعض لوگوں کو ہر وقت اور ہر جگہ معانقے کرنے کی عادت ہوتی ہے۔ بیمار، ضعیف، ناتوان اور نازک مزاج لوگوں کو اس سے اذیت ہوتی ہے۔ معانقہ اسی وقت درست ہے جب تک کہ وہ راحت اور آرام کا باعث ہو۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جہاں تہذیب و شائستگی کی یہ لطافتیں اور باریکیاں سکھائی ہیں، ساتھ ہی یہ بھی فرما دیا۔

اَلْمُؤْمِنُ الَّذِیْ یُخَالِطُ النَّاسَ وَیَصْبِرُ عَلٰی اِذَاھُمْ خَیْرٌ مِّنَ الَّذِیْ لَا یُخَالِطُ النَّاسَ وَلَا یَصْبِرُ عَلٰی اَذَاھُمْ۔ (الترمذی)

(وہ مومن جو لوگوں سے میل ملاپ رکھتا ہے اور ان کی ایذا پر صبر اور تحمل سے کام لیتا ہے اس مومن سے بہتر ہے جو لوگوں سے میل ملاپ نہیں رکھتا ہے اور ان کی ایذا پر صبر اور تحمل سے کام نہیں لیتا ہے)

انسان کے عقائد و عبادات میں خلل پڑے تو اس میں انسان کا ذاتی نقصان ہے اور آدابِ معاشرت میں کوتاہی ہو تو دوسروں کو ضرر پہنچتا ہے اور دوسروں کو ضرر پہنچانا اپنے آپ کو ضرر پہنچانے سے سنگین تر ہے۔ آخر کچھ بات تو ہے کہ سورۂ فرقان میں جہاں اللہ نے اپنے نیک بندوں کے اوصاف بیان کئے، حسن معاشرت کا ذکر ان کی تہجد گزاری اور شب زندہ داری کے ذکر سے مقدم رکھا:۔

وَعِبَادُ الرَّحْمٰنِ الَّذِیْنَ یَمْشُوْنَ عَلَی الْاَرْضِ هَوْنًا وَّاِذَا خَاطَبَھُمُ الْجَاهِلُوْنَ قَالُوْا سَلٰمًا وَالَّذِیْنَ یَبِیْتُوْنَ لِرَبِّھِمْ سُجَّدًا وَّقِیَامًا۔

(الفرقان ۶۳:۶۴)

(اور رحمان کے بندے جو زمین پر تواضع سے چلتے ہیں اور بے سمجھ لوگ جب ان سے بات کرتے ہیں تو وہ سلامتی اور آشتی کی بات کہتے ہیں اور ان کی راتیں اپنے رب کے حضور بسر ہوتی ہیں۔ کبھی سجدے کی حالت میں اور کبھی قیام کے عالم میں)

اسلام نے جو آدابِ معاشرت ہمیں سکھائے ہیں میں

(باقی ۲۲ پر)

مدرسہ تعلیم القرآن گکھڑ کے لئے انتظامیہ کمیٹی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

۱۹۷۲ء میں ہمارے محترم دوست اور رفیقِ سلسلہ جناب شیخ میاں رحمت صاحب چہڑا منڈی گوجرانوالہ نے مسجد خراس والی گکھڑ ضلع گوجرانوالہ کے قریب ایک مکان اپنی والدہ مرحومہ کو ایصالِ ثواب کے لئے میری وساطت سے خریدا اور اسے بچیوں کی دینی تعلیم کی غرض سے مدرسہ تعلیم القرآن کے نام پر وقف کر دیا اور

گکھڑ میں ہمارے سلسلہ کے معتمد اور پرانے رفیق جناب صوفی نذیر احمد کشمیری ولد جناب لالہ غلام نبی مرحوم اس جگہ کی نگرانی کرتے رہے۔

اب صوفی صاحب مرحوم کی وفات کے بعد میں اس جگہ کے متولی کی حیثیت سے مدرسہ کی تعمیر اور اس سے متعلقہ انتظامی و تعلیمی امور سرانجام دینے کے لئے اپنے نمائندہ کے طور پر مندرجہ ذیل حضرات پر مشتمل کمیٹی مقرر کرتا ہوں جو باہمی مشاورت سے متعلقہ امور کو سرانجام دے گی — نیز میں اس امر کی وضاحت ضروری سمجھتا ہوں کہ اس مدرسہ کا مسلک اہل السنت والجماعت امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ تعالیٰ کی فقہ اور اکابر علماء دیوبند بالخصوص حضرت مولانا سید حسین احمد مدنی رحؒ حضرت مولانا علامہ شبیر احمد عثمانی رحؒ حضرت اقدس مولانا احمد علی لاہوری رحؒ کے مسلک کے مطابق ہوگا — اور کوئی انتظامی، تعلیمی یا تبلیغی کام اس مسلک کے خلاف نہیں ہو سکے گا۔

کمیٹی درج ذیل ارکان پر مشتمل ہوگی :-

۱۔ زاہد الراشدی ولد مولانا محمد سرفراز خان صفدر صاحب، گکھڑ

۲۔ حاجی شیخ میاں رحمت صاحب چہڑا منڈی، گوجرانوالہ

۳۔ حاجی محمد اکرام شمس صاحب ولد صوفی نذیر احمد صاحب مرحوم گکھڑ

۴۔ حاجی مسعود احمد صاحب بٹ گکھڑ

۵۔ سید محمد صابر حسین شاہ صاحب گکھڑ

احقر عبید اللہ انور

امیر انجمن خدام الدین شیرانوالہ گیٹ لاہور

۱۴ فروری ۱۹۸۳ء

نے ان کا ایک اجمالی سا خاکہ آپ کے سامنے رکھا ہے۔

دوستو! میرا یہ ایمان ہے کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کائنات کے سب سے مہذب اور متمدن انسان تھے۔ وہ تہذیب و ثقافت جو انہوں نے ہمیں بخشی ہے اس قدر جامع اور ہمہ گیر ہے کہ وہ ہر مقام اور ہر زمانے میں زندہ اور باقی رہنے کی صلاحیت رکھتی ہے۔ آپ یقین کیجئے کہ زمانے کی لنبان گو کتنی آگے بڑھ جائے دنیا کی مہذب اور متمدن قومیں اس سے بہتر تہذیب و ثقافت کو جنم دینے سے عاجز رہیں گی۔

عزیزو! انگریز یہاں سے رخصت ہوا اور تمہارے جسموں پر اس کی حکمرانی شاید باقی نہ رہی ہو لیکن تمہارے ذہنوں پر وہ اب بھی چھایا ہوا ہے اور تمہارے دلوں پر وہ ابھی تک براجمان ہے۔

یہ کیسا احساس کمتری ہے، یہ کیسی رُلا دینے والی بدبختی ہے۔ یہ کیسا ہنگامۂ زبونیٔ ہمت ہے کہ تمہارے اپنے گھر میں ثقافت اور تہذیب کے یہ لعل و جواہر ہیں اور تم غیروں کے خذف ریزوں پر للچائی ہوئی نظر ڈالتے ہو؟

وَاٰخِرُ دَعْوٰنَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ

ماخذ: اسلام اور ادب ...

ماخذ: الفضل ...



حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

مولانا اعجاز الحق قدوسی

آپ کا نام میمونہ تھا، آپ کے والد کا نام حارث اور آپ کی والدہ کا نام ہند تھا۔[1]

نکاح

حضرت میمونہ کا نکاح مسعود بن عمرو بن عمیر ثقفی سے ہوا تھا۔ لیکن کسی وجہ سے دونوں میں جدائی ہوگئی، پھر ابو رہم بن عبد العزیٰ سے نکاح ہوا۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نکاح

ابو رہم کے مرنے کے بعد ہجرت کے ساتویں سال ذی قعدہ کے مہینے میں جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عمرہ فرمایا تو حضرت میمونہ بیوہ ہو چکی تھیں، نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے آپ کے چچا حضرت عباس رضؓ نے حضرت میمونہ رضؓ کے متعلق عرض کیا اور اسی وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عمرہ کر کے جب مدینہ واپس ہوئے تو آپ مقام سرف میں جو مکے سے دس میل پہ ہے ٹھہرے، آپ کے غلام حضرت ابو رافع رضؓ حضرت میمونہ رضؓ کو لے کر سرف پہنچے اور یہیں عروسی کی رسم ادا ہوئی۔[2] یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا آخری نکاح تھا۔ اور حضرت میمونہ رضؓ آپ کی آخری بیوی تھیں۔

اخلاق

پرہیزگاری

حضرت میمونہ رضؓ بڑی پرہیزگار، متقی، اللہ سے ڈرنے والی اور اپنے رشتہ داروں کے ساتھ نیک سلوک کرنے والی بی بی تھیں۔

یزید بن اصم بیان کرتے ہیں کہ میں اور حضرت میمونہ کے بھانجے ابن طلحہ بن عبید اللہ مدینہ منورہ کے باغیچے میں تھے کہ ہمیں حضرت عائشہ رضؓ ملیں، وہ اس وقت مکے سے تشریف لا رہی تھیں۔ ہم نے اس باغ میں سے کچھ پھل بغیر اجازت کے توڑ لئے۔ جب اس کی خبر حضرت عائشہ رضؓ کو ہوئی تو وہ حضرت میمونہ رضؓ کے بھانجے ابن طلحہ کے پاس آئیں اور ان کو ڈانٹا اور اس کام پر ملامت کی۔

پھر میری طرف متوجہ ہوئیں، اور مجھے بہترین نصیحت فرمائی۔ پھر (حضرت میمونہ کے بھانجے ابن طلحہ کی طرف متوجہ ہو کر) ارشاد فرمایا کہ (اے ابن طلحہ) کیا تم نہیں جانتے کہ اللہ نے تمہیں اس بلند مرتبے پر پہنچایا کہ تم رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے گھر میں شامل ہو گئے۔ میمونہ رضؓ جنت کو سدھار گئیں اور تم بالکل آزاد ہو گئے۔ (تمہیں معلوم ہونا چاہئے کہ میمونہ رضؓ ہم میں سب سے زیادہ خدا سے ڈرتی اور رشتہ داروں کے ساتھ اچھا سلوک کرتی تھیں۔[1]

ایک دفعہ حضرت میمونہ رضؓ کا ایک رشتہ دار ان کے پاس آیا اور اس کے منہ سے شراب کی بُو آ رہی تھی آپ نے اُس سے فرمایا کہ ابھی مسلمانوں کے پاس جاؤ، جب تک کہ وہ شراب پینے کے جرم میں تمہارے کوڑے لگا کر تمہیں پاک نہ کر دیں۔ میرے گھر میں کبھی قدم نہ رکھنا۔[2]

پاکیزگی :-

اسلام نے ہر مسلمان کو صفائی و پاکیزگی کے ساتھ رہنا لازمی قرار دیا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ

---

[1] : زرقانی جلد ثالث صفحہ نمبر ۲۵۰ ۔

[2] : سیر الصحابیات ص۳۵، بحوالہ تہذیب ۔

---

[1] طبقات ابن سعد جلد ۸ ص ۹۹

[2] طبقات ابن سعد جلد ۸ ص ۹۹

وآلہ وسلم نے فرمایا: پاک رہنا آدھا ایمان ہے۔ یزید بن اصم بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بیوی حضرت میمونہ رضؓ کی مسواک ہر وقت پانی میں بھیگی رہتی تھی۔ اور سوائے کام کاج اور نماز کے ہر وقت مسواک کرتی رہتی تھیں[1]۔

تفقہ

تفقّہ کے معنی ہیں دین کی باریکیوں کو سمجھنا، حضرت میمونہ رضؓ بڑی سمجھ دار اور عقل مند بی بی تھیں۔ خصوصاً دینی اور اسلامی امور میں خدائے تعالیٰ نے ان کو خاص سمجھ عطا فرمائی تھی۔

ایک دفعہ ایک عورت بیمار پڑی۔ اس نے اپنی بیماری کے زمانے میں منت مانی تھی کہ اگر وہ اچھی ہوجائے گی تو بیت المقدس جاکر نماز پڑھے گی۔ خدا کے فضل سے وہ اچھی ہوگئی اور سفر کی تیاریاں شروع کیں، روانہ ہونے سے پہلے وہ عورت حضرت میمونہ رضؓ سے ملنے کے لئے آئی اور سارا حال اُن سے بیان کیا، آپ نے فرمایا تم یہیں رہو اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مسجد میں نماز پڑھ لو، کیونکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سُنا ہے کہ آپ کی مسجد میں نماز پڑھنے کا ثواب دوسری تمام مسجدوں کے ثواب سے ہزار گنا زیادہ ہے سوائے خانہ کعبہ کے[2]۔

غلاموں پر شفقت

ایک دفعہ حضرت میمونہ رضؓ نے ایک باندی کو آزاد کیا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لائے تو انہوں نے آپ سے ذکر کیا کہ میں نے اپنی ایک باندی کو آزاد کردیا ہے آپ نے فرمایا تم کو اس میں بڑا ثواب ملا لیکن اگر تم اس کو اپنے بھائی کو دے دیتیں تو اور بھی زیادہ ثواب ملتا۔

توکّل:

توکل کے معنی خدا پر بھروسہ کرنے کے ہیں۔ حضرت میمونہ اپنے ہر کام میں خدا پر بھروسہ کرتی تھیں۔

ایک دفعہ حضرت میمونہ رضؓ نے ایک بڑی رقم قرض لی۔ کسی نے کہا اتنی بڑی رقم آپ کیسے ادا کریں گی؟ آپ نے فرمایا:۔ "میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہے کہ جو آدمی قرض ادا کرنے کی نیت رکھتا ہے خدا خود اس کا قرض ادا کرا دیتا ہے[4]۔

علم:۔

حضرت میمونہ رضؓ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی چھہتّر حدیثیں لوگوں سے بیان کیں[5]۔ اور جن بزرگوں نے آپ سے روایت کی ان میں حضرت عبداللہ بن عباس رضؓ عبداللہ بن شداد عبدالرحمٰن بن السائب اور یزید بن اصم مشہور ہیں[6]۔

وفات:۔

حضرت میمونہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا اسّی سال کی عمر پاکر ۵۱ھ میں جنت کو سدھاریں[7]۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن

عجیب بات یہ ہے کہ سرف میں ہی ان کی عروسی کی رسم ہوئی اور سرف میں ہی انھوں نے وفات پائی اور وہیں اُن کی قبر ہے[8]۔

جب ان کا جنازہ اُٹھایا گیا تو حضرت عبداللہ بن عباس رضؓ نے لوگوں سے کہا " یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بیوی ہیں اور تمہاری ماں ہیں۔ ان کے جنازے کو زیادہ حرکت نہ دو اور ادب کے ساتھ آہستہ آہستہ لے چلو[9]۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے حضرت میمونہ کے جنازہ کی نماز پڑھائی[10] اور یزید بن اصم اور عبدالرحمٰن بن خالد بن ولید اور حضرت عبداللہ بن عباس رضؓ نے قبر میں اُتارا[11]۔ اور سرف نامی گاؤں میں دفن کی گئیں۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلٰنَا مُحَمَّدٍ وَّ آلِہٖ وَاَصْحَابِہِ الْکِرَامِ وَاَزْوَاجِہِ الْمُطَھَّرَاتِ

---

[1] طبقات ابن سعد جلد ۸ صفحہ ۹۹، [2] مسند احمد جلد ۶ صفحہ ۳۳۳،
[3] مسند احمد جلد ۶ صفحہ ۲۳۲ عن سلیمان بن یسار۔

[4] مسند امام احمد جلد ۶ صفحہ ۲۳۲۔
[5] رحمت للعالمین جلد دوم صفحہ ۲۴۱۔ [6] سیر الصحابیات صفحہ ۷۹ [7] حضرت میمونہ کے سنہ وفات میں اختلاف ہے بعض روایتوں میں ۵۱ھ بعض میں ۶۱ھ اور بعض میں ۶۶ھ مذکور ہے۔ مگر صاحب زرقانی نے جلد ثالث صفحہ ۲۵۳ پر ۵۱ھ والی روایت کو زیادہ صحیح بتایا ہے [8] طبقات ابن سعد جلد ۸ صفحہ ۱۰۱؛
[9] طبقات ابن سعد جلد ۸ صفحہ ۱۰۱۔
[10] : طبقات ابن سعد جلد ۸ صفحہ ۱۰۱، [11] طبقات ابن سعد جلد ۸ صفحہ ۱۰۱

تعارف و تبصرہ

تبصرہ کے لئے کتاب کی دو جلدیں دفتر میں ضرور بھیجئے۔ (مدیر)

خیر الافات

ترتیب: مولانا محمد اقبال قریشی
قیمت: -/۶ روپے
ملنے کا پتہ: ادارہ اسلامیات ۱۹۰۔ انارکلی لاہور

حضرت حکیم الامت تھانوی قدس سرہٗ کی تعلیمات کا سلسلہ بڑا وسیع تر ہے اور اللہ تعالےٰ نے اپنے دین کی تشریح و ترجمانی کا زبردست کام آپ سے لیا۔ آپ کے خلفاء و متوسلین نے اپنے اپنے انداز میں آپ کی تعلیمات کو دنیا کے سامنے پیش کیا جس سے اللہ کی مخلوق کو بے پناہ فائدہ ہوا۔

حضرت مولانا خیر محمد جالندھری رحمہ اللہ تعالےٰ ایک نابغہ انسان تھے۔ علم و شرافت کا چلتا پھرتا نمونہ۔ ایک عظیم شیخ طریقت، حضرت حکیم الامت کے مجاز، ان کے جمع کردہ ملفوظات کا یہ مجموعہ ہے جسے نئے انداز سے مولانا محمد اقبال قریشی نے بڑی خوبصورتی سے مرتب کیا ہے۔ اس مجموعہ میں حضرت مولانا کی خود نوشت سوانح اور حضرت مولانا سے متعلق ان کے شیخ و مرشد اور بعض دوسرے گرامی مرتبت حضرات کی آراء گرامی شامل ہیں۔ جن سے مولانا کی عظمت و رفعت کا اندازہ ہوتا ہے پھر حضرت مرحوم کی ایک تقریر ہے جس کا عنوان ہے "اللہ سے تعلق قائم کرنے کا طریقہ" اور آخر میں حضرت تھانوی قدس سرہٗ کے ملفوظات ہیں جن کا ایک ایک حرف علم و معرفت کی مستقل داستان ہے۔ اس مجموعہ کو ادارہ اسلامیات نے جس خوبی سے چھاپا ہے۔ اس پر وہ مستحق تبریک ہیں اس رسالہ کا مطالعہ اصلاح قلب کے لئے بڑا مفید و مؤثر ہے۔

ذکرِ الٰہی

از مولانا مسیح اللہ خانصاحب
قیمت: -/۶ روپے
ملنے کا پتہ: ادارہ اسلامیات ۱۹۰ انارکلی لاہور

حضرت تھانوی قدس سرہٗ کے اکابر خلفاء میں سے حضرت مولانا مسیح اللہ خاں صاحب شروانی مدظلہم کا یہ رسالہ بقامت کہتر بقیمت بہتر کی شاندار مثال ہے۔

"ذکر الٰہی" وہ عظیم سرمایہ ہے جس کے برابر کوئی سرمایہ نہیں اس کے فضائل و برکات سے قرآن و حدیث بھرے پڑے ہیں۔ یہی وہ سرمایہ ہے جسے اپنا کر بندہ کا دل انوار الٰہی اور تجلیاتِ باری کا مرکز بن جاتا ہے۔ آج کی مادیت گزیدہ دنیا کے لئے یہی نسخہ شفا اور اکسیرِ اعظم ہے۔

ہم خواہش کرتے ہیں کہ یہ رسالہ بکثرت پھیلایا جائے اور نمازوں کے بعد مجالس میں سے پڑھ کر سنایا جائے ـــــ اللہ تعالیٰ حضرت مصنف اور ناشر کو اجرِ جزیل دے۔

حالات بزرگانِ دین

محترم وحید اللہ صاحب صدیقی نے بزرگانِ دین کے حالات کی سیریز شروع کی ہے جس کا حصہ اول اس وقت ہمارے سامنے

ہے۔ اس میں دس بزرگانِ دین حضرت مجدد الف ثانی، حضرت شاہ ولی اللہؒ، شاہ عبدالعزیزؒ، شاہ محمد اسحٰقؒ، امام سید احمد شہیدؒ، امام شاہ محمد اسمٰعیل شہیدؒ، حضرت حاجی امداد اللہؒ، حضرت شیخ محدث تھانویؒ، حضرت مولانا محمد قاسم نانوتوی اور حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی رحمہم اللہ تعالےٰ کے حالات شامل ہیں۔ یہ سلسلہ چونکہ کم پڑھے لوگوں اور بچوں کے لئے ہے اس لئے اختصار، جامعیت، زبان کی سلاست و روانی تمام باتوں کا لحاظ کیا گیا ہے۔ یہ مجموعہ عام پھیلایا جانا ضروری ہے تاکہ لوگ اپنے محسنوں سے آگاہ ہو سکیں۔

قیمت ۵/- روپے ہے۔

ملنے کا پتہ۔ پاک اکیڈیمی دکان ۲۲ جامع مسجد باب الاسلام، آرام باغ کراچی۔

البرہان الساطع

عمدۃ المحدثین حضرت مولانا عبدالعزیز رحمہ اللہ تعالیٰ امام و خطیب گوجرانوالہ کا نادر و نایاب مضمون سالہا سال قبل ہفت روزہ العدل گوجرانوالہ میں قسط وار شائع ہوا۔ جس میں حضرات غیر مقلدین کی ہدایت مقصود تھی۔ حضرت مولانا رحمہ اللہ تعالےٰ علم حدیث میں خصوصی مہارت رکھتے تھے۔ انہوں نے حدیث پاک کی تقریراً اور تحریراً بے پناہ خدمت کی اور حضرات غیر مقلدین کی تقلید، ائمہ اربعہ بالخصوص حضرت الامام ابوحنیفہ قدس سرہٗ پر اعتراضات وغیرہ کے شافی جوابات دیئے۔ تقلید جیسے اہم ترین مسئلہ پر حدیث کی روشنی میں بڑی سیر حاصل بحث کی جو طلباء حدیث کے لئے ایک قیمتی سرمایہ ہے۔ یہ پُر مغز اور قیمتی مقالہ بڑے عرصہ کے بعد مکتبہ حفیظیہ حمید مارکیٹ گوجرانوالہ نے خوبصورتی کے ساتھ چھاپا ہے جس کی قیمت محض ۴/۵۰ روپے ہے۔

من الظلمات الی النور

کرشن لال نامی ایک بچہ آئندہ چل کر غازی احمد بنا، درسِ نظامی کے علاوہ فاضل عربی اور فاضل فارسی کے کورس کئے، امتیازی حیثیت سے ایم۔اے عربی اور ایم اے علوم اسلامیہ کے امتحانات پاس کئے۔ بوچھال کلاں ضلع جہلم کے کالج میں ایک عرصہ تک بطور پرنسپل خدمت انجام دی اور اب ریٹائر ہو کر خلقِ خدا کی خدمت میں مشغول ہیں۔ مولانا عبدالرؤف بوچھال کلاں ضلع جہلم جیسے خادم قرآن و سنّت اس بچہ کے قبولِ اسلام کا سبب بنے۔ اس راہ میں اس بچّہ کو بے پناہ مصائب سے دوچار ہونا پڑا لیکن اس نے اسلام کے لئے والدین، اعزہ، جائداد سب قربان کی، مقدمات اور پریشانیاں کاٹیں اور اس طرح دنیا کو بتا دیا کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ و اصحابہ وسلم کے دین میں کتنی کشش ہے۔ اس عظیم بچہ کی اپنی داستان جسے پڑھ کر قلب کے اندر ایک حرارت پیدا ہوتی ہے اور انسان اسلام کی عظمت و رفعت کے سامنے سرنگوں ہو جاتا ہے۔

مشہور فلاحی ادارہ صدیقی ٹرسٹ (رجسٹرڈ) نسیم پلازہ نشتر روڈ کراچی ۵ نے تبلیغی مقاصد کے لئے یہ کتاب خوبصورتی کے ساتھ شائع کی ہے۔ جس کی قیمت محض ۶ روپے ہے ہم اس کے مطالعہ کی زبردست سفارش کرتے ہیں۔

تمیمؓ داری سے روایت ہے تحقیق نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تین مرتبہ فرمایا۔ دین خیر خواہی کا نام ہے۔ ہم نے عرض کی۔ کس کی خیر خواہی؟

آپؐ نے فرمایا اللہ کی، اس کے رسولؐ کی اور اس کی کتاب کی اور مسلمانوں کے ذمہ داروں کی، اور عام مسلمانوں کی۔

طبی مشورے

حکیم آزاد شیرازی لاہور

راہ راست جواب کے خواہش مند حضرات جوابی لفافہ ضرور بھیجیں۔

حکیم آزاد شیرازی اندرون شیرانوالہ گیٹ لاہور

خارش اور چنبل

س: مجھے رانوں سے گھٹنوں تک کئی سال پرانی خارش ہے۔ پہلے صرف موسم گرما میں ہوتی تھی اب ہر موسم میں ہوتی ہے۔ خارش تر ہے۔ بے شمار انگریزی دیسی ادویات استعمال کیں لیکن فائدہ نہیں ہوتا براہ کرم کوئی بہترین نسخہ تحریر فرمائیں۔

میرے بھائی صاحب کو پندرہ سولہ برس سے دونوں پاؤں پر چنبل ہے۔ بے شمار دوائیں استعمال کیں فائدہ نہیں ہوتا۔ اس مرض کا بھی بہترین نسخہ تحریر فرمائیں۔

(قاری الٰہی بخش ساجد، ماموں کانجن)

ج۔ خارش کے لئے یہ نسخہ استعمال کریں:۔

گندھک آملہ سار ۱ تولہ، شنگرف رومی ۲ تولہ، مردار سنگ ۱ تولہ، باوچی ۵ تولہ۔

جملہ ادویات کو خوب باریک پیس کر ملا لیں اور دس تولے خالص مکھن کو ایک سو ایک بار دھو کر اس میں یہ سوفت ملا لیں اور خارش کے مقام پر مالش کیا کریں۔ انشاء اللہ صحت ہوگی۔

چنبل کے لئے اکبری نسخہ حاضر ہے:۔

گندم کے آٹے کی روٹی تنور میں جلا کر کوئلہ بنا لیں۔ ہم وزن کمیلہ خالص جلا کر ملا لیں اور دس گنا مکھن ایک سو ایک بار دھو کر اس میں دوائیں ملا کر مرہم سی بنا لیں۔ ہر بارہ گھنٹہ بعد چنبل پر لگائیں۔ تیسرے دن نیم کے پتوں کے پانی اور صابن سے دھولیں، پھر مرہم لگائیں۔ انشاء اللہ صحت ہوگی۔

چہرے کے مہاسے

س: میرے چہرے، ناک اور ٹھوڑی پر باریک باریک دانے نکلتے ہیں۔ براہ کرم کوئی اچھا سا نسخہ لکھیں۔

داخترنذیر، لالہ موسیٰ

ج:۔ یہ مہاسے نوجوانی میں نکلتے ہیں۔ انگور کی لکڑی کی راکھ سرکہ میں ملا کر طلا کریں صحت ہوگی نیز عرق گلاب، آب لیموں اور گلیسرین ہم وزن ملا کر رکھیں اور صبح و شام چہرے پر ملا کریں۔

حلق کی پھنسیاں

س: میرے گلے میں اکثر چھالے نکلتے ہیں۔ انگریزی دوائی استعمال کرنے سے گلا ٹھیک ہوتا ہے لیکن ہفتہ عشرہ بعد پھر وہی کیفیت ہو جاتی ہے۔ براہِ کرم کوئی دیسی علاج بتائیں۔

محمد افضل، نھنو والا ضلع شیخوپورہ

ج: روزانہ مغز املتاس ۲ تولے گائے کے ایک پاؤ دودھ میں ملا کر صبح و شام غرغرے کریں اور دوپہر کو انار کا رس پیا کریں۔

بچے مٹی کھاتے ہیں

س: ہمارے بچے بچپن ہی میں مٹی کھانا شروع کر دیتے ہیں۔ حتیٰ کہ دیواروں پر سے سیمنٹ بھی اتار کر کھا جاتے ہیں۔ کوئی نسخہ تجویز کریں۔

(عبداللطیف، پتہ نہیں لکھا)

ج: سب بچوں کو ہفتہ میں

(باقی ۱۸ پر)

منظور شدہ محکمہ تعلیم ۱- لاہور ریجن بذریعہ چھٹی نمبری G/۲۱/۱۶۳۲۱ مورخہ ۳۰ مئی ۱۹۵۶ء (۲) پشاور ریجن بذریعہ چھٹی نمبری T.B.C-۲۲۷-۲۴۸۱ مورخہ ۷ ستمبر ۱۹۵۶ء
۳- کوئٹہ ریجن بذریعہ چھٹی نمبری ۲۹/۹/۶۷-۲۰۷-D.D.۹ مورخہ ۲۴ اگست ۱۹۶۴ء (۴) راولپنڈی ریجن بذریعہ میمو نمبر G.M۲/۴۰-۱۵۴۱۰ مورخہ ۳ اپریل ۶۷ء